لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ ـ ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۶ — کلکتہ : چہار شنبہ ۱۴ ـ ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, October 15, 1913.

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

۸- اکتوبر

معرکہ صلح

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ١٦ — کلکتہ : چہار شنبہ ١٤ - ذیقعدہ ١٣٣١ ہجری — جلد ٣

Calcutta: Wednesday, October 15, 1913.

فہرست

ایک اجتماع عظیم ١
شذرات
گم شدہ صلح کی واپسی ٢
اجتماع عظیم ١٢ - اکتوبر کی منظور شدہ تجویزیں ٣
افکار و حوادث
مقالہ افتتاحیہ ٤
مساجد اسلامیہ اور خطبات سیاسیہ (٢) ٥
مذاکرۂ علمیہ
عربی زبان اور علمی اصطلاحات ٩
بریدِ فرنگ
حادثۂ فاجعۂ کانپور ١٠
مقالات
باب التفسیر ١٢
مراسلات
ذلتۂ عدان ١٥
تاریخ حسیات اسلامیہ
الہلال اور پریس ایکٹ ١٦
ادبیات
شرایط صلح ١٧
فکاہات
گناہ لفغ بفش ١٧
شہداء کانپور اعلی اللہ مقامہم ١٩
زراعانۂ اعانۂ مہاجرین عثمانیہ ٢٠

تصاویر

حادثۂ کانپور کے معصوم زخمی - ایک آٹھ برس کی لڑکی ' جسکا شانہ چھروں سے زخمی ہوگیا تھا ! ١٦

ایک اجتماع عظیم !!

١٢ - اکتوبر کا عام جلسۂ کلکتہ

١٢ - اکتوبر کو جو عظیم الشان عام جلسہ کلکتہ میں منعقد ہوا تھا ' وہ بھی ہمیشہ یادگار رہیگا ' مثل اُن چند جلسوں کے ' جو پچھلے دنوں جنگ طرابلس و بلقان کے موقعہ پر کلکتہ میں منعقد ہوے تھے ' اور جو صرف کلکتہ ہی کی خصوصیات میں سے ہیں -

افسوس ہے کہ اسکی تفصیلی روداد مسئلۂ کانپور کی وجہ سے ہمیں نکالدینی پڑی اور قلت وقت سے مزید صفحات کی گنجایش نہیں -

جلسہ کا وقت دو بجے کا قرار دیا گیا تھا - ہالیڈی اسٹریٹ کا نہایت وسیع میدان ایسی عظیم الشان مجالس کیلیے شہر بھر میں ایک ہی جگہ ہے - بارہ بجتے بجتے تمام شہر میں جلسے کا اثر محسوس ہونے لگا اور دور دور سے جوق جوق شرکاء جلسہ کے گروہ آنے لگے - دکانیں بھی بند کردی گئیں تھیں اور بعض مشہور اسلامی آبادیوں سے با قاعدہ جلوس کی صورت میں لوگ آئے تھے ' جنکے ہاتھوں میں جھنڈیاں تھیں اور پرجوش قومی نظموں کے ترانے زبانوں پر - دو بجے تک میدان بھر گیا اور تلاوت کلام مجید کے بعد تحریک صدارت سے کارروائی شروع ہوئی -

جلسے کے صدر جناب پرنس غلام محمد شریف آف کلکتہ تھے جو میسور کے مشہور خاندان شاہی کی یادگار ہیں - مسلمانوں کے علاوہ ہندو معززین نے بھی باوجود پوجا کی تقریب کے جلسے میں شرکت کی تھی اور بعض نے کارروائی میں حصہ بھی لیا -

جلسے میں ۸ - تجویزیں پیش ہوکر بالاتفاق منظور ہوئیں - جو کسی جگہ درج ہیں - آخر میں ایڈیٹر الہلال نے موجودہ حالات پر ایک مبسوط تقریر کی اور دعاء استقامت و توفیق عمل پر جلسہ ختم ہوا -

شذرات

"گم شدہ صلح" کی "واپسی"

ہزایکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کی دانشمندی اور مزید دانشمندی کی ضرورت

(خلاصۂ تلغرافات عمومی و خصوصی)

کل ۱۴ - اکتوبر کو ۹ - بجکے ۳۵ - منٹ پر ہزایکسلنسی وائسراے اسپشیل ٹرین سے کانپور پہونچے - اسٹیشن پر آنریبل مسٹر ڈی - سی - بیلی قائم مقام لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ ' آنریبل سید علی امام ' اور دیگر سرکاری ارکان نے ہزایکسلنسی کا استقبال کیا -

اسٹیشن سے وائسراے نے مع سرکاری رفقا کے مسجد مچھلی بازار کا رخ کیا - وہاں آنریبل سر راجہ محمود آباد - مسٹر مظہر الحق - مولانا عبد الباری فرنگی محلی - اور دیگر معززین موجود تھے' جنہوں نے استقبال کیا - ہزاکسیلنسی مسجد کے اندر داخل ہوے - انہوں نے جوتا نہیں آتارا مگر ایک خاص قالین بچھادیا گیا تھا جس پر قدم رکھا - وہ تقریباً ۲۰ - منٹ تک اندرون مسجد کا معائنہ کرتے رہے - اس اثنا میں مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی سے نہایت بے تکلفی سے گفتگو فرمائی اور اونکی وساطت سے مسلمانوں کو یہ پیغام دیا کہ " اب اس واقعہ کو وہ بالکل بھول جائیں "

اسکے بعد ویسراے مع جماعت سرکٹ ہوس تشریف لاے ' جہاں لوکل مسلمان رؤساء اور معززین خارجہ کا ایک وفد منتظر وورد تھا - مسٹر سید فضل الرحمان وکیل کانپور نے حسب ذیل اڈریس پڑھا ' اور نواب سید علی خاں صاحب نے ویسراے کے سامنے پیش کیا :

" ہم مسلمانان کانپور نہایت فخر و مسرت کے ساتھہ یاد کرتے ہیں کہ حضور کی آخری تشریف آوری کانپور میں اس وقت ہوئی تھی' جبکہ ہمارے ہر دلعزیز و محبوب بادشاہ سابق یعنی کنگ اڈورڈ سابع کی یادگار کی بنیاد رکھی گئی ہے ' جو نہایت صلح جو اور صلح پسند تھے -

ہم نہایت متاسف ہیں کہ ہمارے شہر کا امن ۳ - اگست کے واقعۂ مچھلی بازار کی وجہ سے متزلزل ہو گیا ہے -

ہم نہایت زور سے ان لوگوں پر نفریں کرتے ہیں ' جنسے یہ غیر قانونی کام ظہور میں آیا کہ انہوں نے خلاف قانون پتھر پھینکے یا کسی دوسرے غیر قانونی طریق سے پیش آے - ہم لوگ حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم مسلمانان کانپور اپنے شہنشاہ کے مطیع قانون اور وفادار رعایا ہیں -

ہم لوگ اس مشہور ہمدردی سے اچھی طرح واقف اور اسکے لیے ممنون ہیں جو بد قسمت و مصیبت زدہ انسانوں کے ساتھہ حضور کے دل میں جاگزیں ہے - ہم حضور کی اس فیاضانہ اعانت مالی کے لیے نہایت شکرگذار ہیں جو ان بیواؤں اور یتیموں کیلیے کی گئی ہے جنہوں نے موجودہ مہلک حادثے میں نقصان اٹھایا ہے -

ہم لوگ حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ حضور کے انصاف و ہمدردی پر ہمیں کامل اعتماد ہے - اور اسی جوش سے ہم لوگ طیار ہیں کہ واقعات موجودہ کی بنا پر جو جدید سوالات درپیش ہیں اون کا تصفیہ حضور کے ہاتھہ میں دیدیں - حضور دل سے ہماری قوم کے بہترین فوائد کو ملحوظ رکھتے ہیں "

ہز اکسلنسی وایسراے نے اسکا مفصل ذیل جواب دیا :

" حضرات !

اسوقت جو اڈریس آپ نے پڑھا ہے ' میرے لیے نہایت تشفی بخش ہے - کیونکہ اوس میں نہ صرف میری ہمدردی و انصاف پر اعتماد ظاہر کیا گیا ہے بلکہ اوس چیز کو ظاہر کیا ہے جس کو میں نہایت قیمتی سمجھتا ہوں یعنی شہنشاہ کی وفا داری' اور جسکی نسبت میں یہ خیال کرکے بہت خوش ہوتا ہوں کہ اس ملک کے مسلمانوں کی وہ خاص خصوصیت ہے -

اگر مجھے کامل طور سے آپکی قوم کی وفاداری کا یقین نہوتا ' تو آج میں شملہ سے کانپور نہ آتا - مجھے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں اس تیقن کا اعادہ کروں جسکا اظہار میں نے ابھی ابھی کونسل میں کیا تھا' کہ گورنمنٹ کی پالیسی میں رعایا کے مذہبی جذبات و امور کی نسبت کوئی تغیر نہیں ہوا ' اور آپ جانتے ہیں کہ یہ کہنا بالکل صحیح ہے -

ترقی و تمدن کی رفتار کے ساتھہ ہمیشہ یہ ممکن ہے کہ سڑکوں ' ریلوے لائنوں ' اور نہروں کے بناتے وقت موجودہ عمارات مقدسہ و غیر مقدسہ سامنے آجائیں' لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ نہایت غور و فکر کے ساتھہ اون لوگوں کے حقوق و فوائد کا لحاظ کریگی جن کو اس سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے اور ہمیشہ کوشش کریگی کہ اس قسم کے مسائل کو ایسے طریق سے حل کرے ' جس سے سب کو اطمینان ہو -

یہ جانکر کہ آپکے لفٹننٹ گورنر کے اخلاق رحیمانہ اور فیاضانہ ہیں' میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر آپ اس مسئلہ کے حل کرنے کی اسی قدر فکر کرتے جسقدر کہ میں نے کی ہے ' تو آپ مسئلۂ مسجد کے حل میں اور نیز سر جیمس مسٹن کی خواہشوں کے پورا کرنے میں کامیاب ہوتے - اگر ایسا ہوتا تو ۳ - اگست کا وہ غمناک و حسرت انگیز واقعہ پیش نہ آتا اور بیوہ عورتوں اور یتیموں کو اپنے شوہروں اور سرپرستوں کا غم نہ کرنا پڑتا -

یہ واقعات اب ایک تاریخ ماضی ہے جس کو میں امید کرتا ہوں کہ بھلا دیا جائیگا - میں شملہ سے صرف آپ لوگوں میں امن پھیلانے کے خیال سے آیا ہوں - آپ نے اپنے اڈریس میں یہہ یقین کرکے کہ میں دل سے آپکی قوم کی بہتری کا خواہاں ہوں ' کہا ہے کہ واقعات موجودہ کی بنا پر جو مسائل پیدا ہوگئے ہیں انکا فیصلہ آپکے ہاتھہ میں چھوڑ دیتے ہیں - یہ بالکل سچ ہے اور میرے دل میں آپکی قوم کی بہتری ملحوظ ہے -

میں نے اس مسئلہ پر نہایت غور کیا ہے ' اور اس مشکل کے حل کرنے کی ایک شکل پیدا کی ہے -

میں نہایت غور و فکر کے بعد اس فیصلہ پر پہونچا ہوں کہ محلہ مچھلی بازار میں ۸ - فیت بلند ایک چھت بنائی جاے جسپر دالان اوسی طرح بنا دیا جاے جسطرح پہلے تھا لیکن اوس سے کسی قدر بلندی پر اور نیچے کی زمین گذرگاہ کے لیے چھوڑ دی جاے بغیر اس کے کہ مسجد کے دالان کی ہئیت میں کوئی دست

اندازی کی جاے - یہ خیال کرنا فضول ہے کہ یہ زمین جسکے اوپر دالان تعمیر ہوگا کس کی ملکیت ہوگی ؟ لیکن یہ ضرور ہے کہ اوس زمین کو بہ حیثیت گذرگاہ استعمال کرنے کی عام پبلک بھی اسی طرح مستحق ہوگی جس طرح وہ لوگ جو مسجد میں نماز پڑھنے کیلیے آلیں گی - اب متولیوں کو چاهیے کہ اوپر کی چھت اور نیچے کی پختہ سطح میونسپلٹی کے نقشہ کے مطابق بنالیں -

اب میں اون لوگوں کی نسبت چند الفاظ کہنا چاهتا هوں جن پر ۳ - اگست کے بلوے کا الزام قالم کیا گیا ہے :

میں تمهارا باپ هوں اور تم میرے بچے هو- بچے جب کوئی بیجا حرکت کرتے هیں تو باپ کا فرض ہے کہ اون پر رحم کرکے اون کو سرزنش کرے تا کہ وہ عقل سیکھیں اور آیندہ غلطی نہ کریں - میں یہہ باتیں آپ لوگوں سے بالذات نہیں کہتا بلکہ اون لوگوں سے کہتا هوں جن پر بلوے کا الزام ہے اور جو ۱۰ - هفتے سے قید هیں -

یہ لوگ اگر جبرو ظلم کے مجرم هیں تو انہوں نے نہ صرف قانون حکومت کے خلاف کیا ' بلکہ اس عظیم الشان مذهب اسلام کے نہایت مشهور ' عالم گیر ' اور مسلمہ اصول کے بھی خلاف کیا جسکے یہ پیرو هیں -

گورنمنت کا فرض ہے کہ قانونی طاقت کو برقرار رکھے ' اور میں بحیثیت اعلی افسر حکومت هند هونے کے کہتا هوں کہ وہ هر حالت میں قالم رکھی جالگی - عام حالات کی رو سے گورنمنت کا یہ فرض تھا کہ وہ ان کو عدالت کے سپرد کرکے سزا دلاے ' لیکن گذشتہ ایام قید میں وہ کافی تکلیف اوٹھا چکے هیں اور میں پہلے هی کہہ چکا هوں کہ میں کانپور میں امن لیکر آیا هوں ' پس میں اپنا رحم دکھانا چاهتا هوں -

جو لوگ کہ اس فتنہ کے بانی هیں ' اور جنکی ترغیب سے یہ نقصان پہونچا ہے اون کا بھی کچھہ خیال نہ کرنا چاهیے -

چونکہ مسئلہ مسجد کے حل هونے کی ایک صورت نکل آئی ہے ' اسلیے میں چاهتا هوں کہ جن معاملات مسجد سے لوگوں کے جذبات کو اشتعال هوا ہے ' اسکو وہ بالکل بھول جائیں -

میں یقین کرتا هوں کہ اگر اس فتنہ کی تعریص و ترغیب دلانے والوں کو بھی معاف کیا جاے تو ان لوگوں کی بے اعتدالانہ تقریروں اور ناجائز صرف جوش و فصاحت سے جو حسرتناک واقعات ظہور پذیر هوے ' وہ آیندہ اونکے لیے باعث تنبہ هونگے ' تاکہ آیندہ اس قسم کی بے اعتدالانہ تقریروں سے احتراز کریں -

میری خواهش ہے کہ ملزمین بلوی جن مصائب میں مبتلا هیں اب اون سے اونهیں نجات دی جاے - میں نے اسی وجہ سے سر جمیس مسٹن اور مسٹر بیلی کے ساتھہ متفق هوکر لوکل گورنمنت کو فہمایش کی ہے کہ تعزیرات هند کی دفعۂ ۴۹ - کی رو سے جن لوگوں پر مقدمہ سشن میں پیش تھا ' واپس لے لیا جاے -

میں امید کرتا هوں کہ معاملات مسجد اور مقدمۂ بلوی کے متعلق یہ تصفیہ نہ صرف کانپور میں بلکہ تمام هندوستان کے مسلمانوں میں امن و سکون پیدا کردے گا ' اور پھر کسی خاص شہر میں یا اور کہیں ایسا نہ کیا جاے جس سے یہ خاص واقعہ همیشہ کے لیے یادگار رہ جاے ' نیز مجھے امید ہے کہ تمام مسلمان شہنشاہ کی وفاداری میں متحد هوں گے ' اور اخلاص کے ساتھہ قانونی حکام کے ساتھہ ملکر قانون و انتظام کے استقرار اور اس وسیع و خوبصورت سر زمین کی ' جسمیں هم رهتے هیں ' صلح و خوشی اور ترقی میں کوشاں رهینگے "

عدالت کے ایک غیر معمولی اجلاس میں جسمیں ایک کثیر مجمع موجود تھا ' سرکاری وکیل نے کہا : " لوکل گورنمنت نے مجھکو هدایت کی ہے کہ تینوں مقدمات میں جو اشخاص ماخوذ تھے اون پر سے مقدمات اوٹھا لیے جالیں اور اونکو رها کر دیا جاے "

مسٹر مظهر الحق نے جواب میں کہا کہ میں بخوشی اسکو قبول کرتا هوں -

ماخوذین اوسی وقت گاڑیوں میں بیٹھکر جو پہلے سے طیار تھیں ایک بہت بڑے اجتماع کے ساتھہ جسکو باترتیب رکھنے میں پولیس کو بڑی زحمت هوئی اپنے اپنے گھروں کو واپس آے -

(الهـلال)

پرچہ بالکل مرتب تھا کہ کانپور کا یہ واقعہ شائع هوا ' اسلیے دیگر مضامین نکالکر اسے درج کردیا گیا - میں اپنی مفصل راے آیندہ اشاعت میں دونگا کہ اب گنجایش بالکل نہیں رهی- امید ہے کہ مسلمان هر موقعہ پر سمجھہ اور غور و فکر سے کام لیں گے او ر جلدی کے نتائج و خیمہ سے بچیں گے ' جو کچھہ وہ اس وقت کر بیٹھیں گے پھر واپس نہیں ملیگا ' اور نہ وقت هی واپس آیگا -

اجتمـــاع عظيـــم : ۱۲ - اکتـــوبر

کی منظـور شـدہ تجـاویـز

(۱) مسلمانوں کا یہ عظیم الشان عام جلسہ جس میں هزاروں مسلمان هر درجہ اور هر طبقہ کے موجود هیں ' اس واقعہ پر اپنے منتہی درجہ افسوس اور دلی رنج کو ظاهر کرتا ہے کہ اردو هفتہ وار جرنل " الهلال " سے گورنمنت بنگال نے ضمانت طلب کی اور اوسکی ایک اشاعت کو قابل ضبطی قرار دیا - یہ عظیم الشان مجمع الهلال کو مسلمانوں کا ایک دینی مصلح اور قومی آرگن تسلیم کرتا ہے اور پوری صداقت اور کامل وثوق کے ساتھہ ظاهر کرتا ہے کہ الهلال سے ضمانت کا لینا گویا تمام پیروان توحید سے ضمانت طلب کرنی ہے -

(۲) مسلمانوں کا یہ عظیم الشان مجمع مسجد کانپور کے مسئلہ کو تمام موجودہ اسلامی مسائل میں سب سے زیادہ اهم یقین کرتا ہے ' اور مسلمانوں کا فرض دینی سمجھتا ہے کہ آخر تک اپنی هر طرح کی آئینی جد و جہد کو جاری رکھیں -

(۳) یہ جلسہ پورے استقلال اور استقامت کے ساتھہ مسجد کانپور کے متعلق اسلامی مطالبات کی تشریح کرتا ہے جو حسب ذیل هیں : (الف) مسجد مچھلی بازار کانپور کے مغصوبہ حصے کی واپسی (ب) تمام ماخوذین کانپور کی بلا استثنا و بعزت و توقیر رهائی - (ج) ایک مخلوط کمیشن کا تقرر جو حادثۂ ۳ - اگست کی تحقیق کرے اور اسکے فیصلے کا سرکاری اعتراف -

(۴) یہ جلسہ ۱ - اکتوبر کے اوس جلسے کی تمام کارروائیوں کی مخالفت کرتا ہے جو دهلی میں قابل اعتراض ' مخفی ' اور پر اسرار طریقہ سے منعقد هوا تھا - نیز اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ مسلمانوں کے دینی و قومی معاملات میں وہ کسی والی ریاست کو اپنا رهنما تسلیم کرنے سے مجبور ہے ' اور مسجد کانپور جیسے دینی معاملات میں صرف اپنے علماے دینیہ هی کے احکام کو قابل قبول سمجھتا ہے -

(۵) بعض غیر قالم مقام حلقوں سے یہ صدالیں بلند کرائی گئی هیں کہ اسلامی اخبارات کا موجودہ رویہ بے اعتدالانہ اور قابل اصلاح ہے - لیکن یہ جلسہ اسطرح کی تمام آوازوں کو صرف ایک محدود طبقہ کے خود غرضانہ اظہارات سے زیادہ وقعت نہیں دیتا . اور اون اسلامی اخبارات پر اپنا پورا اعتماد ظاهر کرتا ہے جنہوں نے

افکار و حوادث

طبائع و اخلاق انسانی کی بو قلمونی درحقیقت ایک حیرت انگیز چیز ھے - بساط ارض کا ھر گوشہ نقش و نگار کی ایک ممتاز نوعیت رکھتا ھے' لیکن چشم جمال پسند اچھے کو اچھا اور برے کو برا کہنے پر مجبور' اور سلطان حق کی طرف سے اسکے لیے مامور -

ہم نے اسپین اور ھندوستان میں طبائع و اخلاق گونا گون کے دو مرقع دیکھیے - شاہ اسپین نے اپنے قاتل کو جسنے اوسکی جان لینے کیلیے اوسپر حملہ کیا تھا' معاف کردیا' لیکن ھندوستان کے ایک چھوٹے سے صوبہ کا امیر اون مقتولین کو بھی معاف نہیں کرتا' جنکی جانیں اوسکے سپاھیوں نے بالکل غیر آئینی طور سے لی تھیں ! !

ہم نے اخبارات میں پڑھا کہ مسٹر ٹائلر نے مقتولین و مجروحین کے ورثہ کو تقریباً تین تین چار چار روپے حوالے کیے - اے افسوس اسلام کے فرزندوں پر' جنکے لھو کی قیمت صرف تین چار نقری سکے ھیں !! اور اے خوش قسمتی اوس ایک گورے سپاھی کی' جسکی جان کل ملک امرا سے زیادہ قیمتی ھے ! !

دنیا میں کوئی شر' شر محض نہیں - مصائب و بلا یا شر ھیں مگر یہ بھی منافع و فوائد سے خالی نہیں - (غزوۂ احد) میں مسلمانوں پر جن مصیبتوں کا نزول ھوا' خداے پاک نے اون کا ایک فائدۂ جلیلہ و منفعت عظیمہ یہ بتایا تھا :

و لیبتلی اللہ ما فی صدورکم' و لیمحص ما فی قلوبکم' و اللہ علیم بذات الصدور - (۳ — ۱۴۸)	" تاکہ تمھارے سینوں میں جو منافقانہ اسرار پوشیدہ اور تمھارے دلوں میں جو خیانت کارانہ ضمائر مخفی ھیں' خدا اون کو علی الاعلان ظاھر کردے' اور وہ تو سینوں اور دلوں کے اسرار و ضمائر سے خود بھی واقف ھے "

پس آج بھی ھم جن مصائب میں گرفتار ھیں گو وہ بدترین احوال عالم ھیں تاھم ھمارے لیے منفعتوں اور فائدوں سے خالی نہیں - ھم میں اس سے پہلے مومنین مخلصین اور منافقین خائنین میں کوئی افتراق و امتیاز نہ تھا - ان مصائب عظمی نے بحمد اللہ کہ دونوں جماعتیں الگ کردیں - تاھم ھم کو ھندوستان کے ھر شہر او ر شہر کے ھر محلے اور کوچے میں سراغ رسانی کے لیے نکلنا پڑتا' لیکن مسلمان ممنون ھیں اپنے اُن پرستاران اھرمن و مدعیان یزداں پرستی کے' جنھوں نے اس زحمت سے انھیں بچالیا اور اپنی زبان اعمال سے خود آ کر کہدیا کہ " تم جنکے متلاشی ھو وہ ھم ھیں "

[بقیہ مضمون صفحہ ۳ - کا]

مسجد کانپور کے معاملہ میں قوم کے اصلی جذبات کی ترجمانی کی ھے -

(۶) یہ جلسہ اپنے اُن قابل احترام برادران ھنود کی ھمدردی کا نہایت شکرگذار ھے' جنھوں نے واقعۂ کانپور کے متعلق بلا روو رعایت حق کا ساتھ دیا - نیز تمام ھندو مسلمانوں سے التجا کرتا ھے کہ وہ ملک کے عام مصائب سے عبرت پکڑیں اور متحد ھو کر اپنے حقوق کی حفاظت کریں -

(۷) یہ عام مجمع ھندیان افریقہ کے مصائب و جد و جہد کے ساتھ اپنی پوری ھمدردی کا اظہار کرتا ھے' اور عدالت افریقہ کے اوس وحشیانہ فیصلہ کو جو طریقۂ نکاح اسلامی کو غیر قانونی قرار دیتا ھے' نہایت غیظ و نفرت کی نظر سے دیکھتا ھے اور برٹش گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ھے کہ وہ اپنی وسیع حدود حکومت میں ماتحت ریاستوں کو مسلمانوں کے مذھبی امور میں مداخلت سے باز رکھے -

پریس ایکٹ کا ھاتھ جسکی نسبت سالہاے گذشتہ کی امپیریل کونسل میں ھمکو یقین دلایا گیا تھا کہ شورش بنگالہ کا کام ختم کرکے مشلول ھو گیا ھے اور اب کبھی اوسمیں جنبش نہوگی' حکام اضلاع و صوبہ ھاے ھند کے اعجاز مسیحانہ و عمل مسیحیانہ سے اوسمیں وہ قوت پیدا ھوگئی ھے جو پہلے بھی نہ تھی - اس ایک سال کے اندر جن اعمال شدیدہ و مستبدہ کا ظہور ھوا' وہ اوسکی اظہار قوت کیلیے کافی ھیں - لیکن تاھم کیا کیا جاے کہ ھمارے اوپر ایک ھاتھ اس سے بھی زیادہ پر زور و قوی ھے' جسکے " بطش شدید " سے ھم ڈرتے ھیں اور با ایں ھمہ حق کہتے ھیں - یہ امید بالکل فضول ھے کہ کبھی بھی وہ لوگ ھم سے خوش ھونگے جنکے لیے ھمارے پاس خوشی نہیں ھے - ھم اگر انکی خواھشوں کی پیروی کریں تو وہ ھم سے خوش ھوں' لیکن سوال یہ ھے کہ ھم انسان کی پرستش کرکے خوشی حاصل کریں یا خدا کی راہ میں غم اُٹھائیں ؟ ھم خاص کر اپنے معاملے کو سونچتے ھیں تو وہ فیصلۂ اسمانی یاد آجاتا ھے جو تیرہ سو برس پہلے خداے اسلام کر چکا ھے :

و لن ترضی عنک الیھود ولا النصاری حتی تتبع ملتھم' قل ان ھدی اللہ ھو الھدی' ولئن اتبعت اھواء ھم بعد الذی جاءک من العلم' مالک من اللہ من ولی ولا نصیر - (۲ : ۱۱۴)	اور تم سے یہود و نصاری کبھی راضی نہونگے جب تک کہ تم انھی کا طریق و ملت اختیار نہ کر لو - پس ان لوگوں سے کہدو کہ اللہ کی ھدایت تو وھی ھدایت ھے جس پر ھم چل رھے ھیں - اور اگر تم نے اسکے بعد کہ تمھارے پاس اللہ کے طرف سے علم صحیح آچکا ھے' انکی خواھشوں کی پیروی کی تو پھر جان لو کہ تم کو اللہ کے غضب سے بچانے والا نہ تو کوئی دوست ھوگا اور نہ کوئی مددگار !

ھم سے ضمانتیں لی جاتی ھیں کہ ھم حکام کا دل دکھاتے ھیں' لیکن اون حکام سے کون ضمانت لے جو رعایا کا دل دکھاتے ھیں ؟ ھم کو تہدید کی جاتی ھے کہ ھم جھوٹ بولتے ھیں' لیکن اونکو کون تہدید کرسکتا ھے جو ایسا کرتے ھیں ؟ ھمکو سزا دی جاتی ھے کہ ھم آئین حکومت کے خلاف کرتے ھیں' لیکن اونکو کون سزا دے جو آئین رحم و انسانیت کے خلاف کرتے ھیں ؟ فسیعلموا الذین ظلموا' ای منقلب ینقلبون ؟

ھمکو شرم دلائی جاتی ھے کہ معاملۂ مسجد مقدس کانپور کو صرف سیاسی اغراض سے مذھبی اھمیت دیتے ھیں' حالانکہ یہ یکسر غلط ھے " و اللہ یعلم انھم لکاذبون " لیکن پھر بھی انگلینڈ' آیرلینڈ' او ر السٹر میں اس وقت جو کچھ ھو رھا ھے' کیا اس کو مذھبی اغراض سے سیاسی اھمیت نہیں دی جاتی ؟ پھر کیا ھے جو شرم دلانے والے خود نہیں شرماتے ؟ ویل للمطففین ! !

پریس ایکٹ کا مطابع اسلامیہ کے ساتھ اس وقت جو برتاؤ ھے اوس سے متاثر ھوکر بعض مسلمان جرائد لکھتے ھیں کہ " ھم نے پریس ایکٹ کی تنقید کے وقت صرف اسلیے اوس کی تائید کی تھی کہ یہ ھندوں کے ساتھ مخصوص رھیگا' ھمیں کیا خبر تھی کہ خود مسلمانوں کے ساتھ بھی کبھی یہی ھوگا ؟ " ھم معاصرین موصوف کی آخر بینی' عاقبت اندیشی' ھمدردی وطنی' اور سب سے آخر مصائب مطابع اسلامیہ کیلیے ترحم و تاثر قلب پر بے اختیارانہ داد دیتے ھیں' مگر پوچھتے ھیں کہ کیا غلامی و تعبد کا ایک خاصہ بے حیائی اور دیدہ دلیری بھی ھے ؟ بدبختی کی یہ حد ھوگئی کہ اپنے ھم وطنوں کو عمداً نقصان پہنچانے کا اقرار کرتے ھوے بھی ھمیں شرم نہیں آتی ! قتل اللہ امثالھم -

الهلال

١٤ ذيقعده سنه ١٣٣١ هجری

مساجد اسلاميه اور خطبات سياسيه

اسلام ميں مساجد كي حيثيت ديني

انجمن اسلاميه لاهور كا رزوليوشن

(٢)

(منع ذكر الهي و سعي تخريب مساجد)

ايک اور آية كريمه جس ميں مساجد ما ذكر هے ' سوره بقر ميں هے :

و من اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه و سعى فى خرابها ' اولئك ما كان لهم ان يدخلوها الا خا ئفين - (٢ : ١٠٨)

" اور اس سے زياد ظالم كون هوگا جو الله كي مسجدوں ميں خدا كے ذكر و دعوة كو منع كرے اور (اس طرح) اسكي خرابي كے درپے رهے ؟ ايسے لوگ تو خود اس لائق نهيں كه مسجدوں ميں آنے پائيں مگر (پاداش عمل كے خوف سے) ڈرتے ڈرتے "

اس آيت ميں اس شخص يا اس جماعت كو سب سے زياده اظلم قرار ديا هے ' جو مساجد ميں ذكر الهي كو روكے اور اسكي خرابي كيليے سعي كرے - مفسرين كرام نے مختلف روايات جمع كي هيں كه اس سے كونسي جماعت خاص طور پر مقصود تهي اگرچه حكم عام هے ؟

امام (طبري) نے اسكے متعلق دو قول نقل كيے هيں -

پهلا قول ان رواة كا هے جو اسے نصارى كے طرف نسبت ديتے هيں :

فقال بعضهم الذين منعوا مساجد الله ان يذكر فيها اسمه ' هم النصارى و المسجد بيت المقدس .... و قال اخرون بل عنى الله عزوجل بهذ الاية مشركي قريش اذ منعوا رسول الله (صلعم) من المسجد الحرام (تفسير طبري - ١ : ٣٩٧)

پس بعض نے كها كه جو لوگ مساجد ميں الله كے ذكر سے مانع هوے ' وه نصارى هيں اور مسجد سے يهاں مقصود مسجد بيت المقدس هے - اور بعضوں نے كها كه نهيں ' بلكه اس آية ميں الله تعالى نے مشركين قريش كا ذكر كيا هے ' جبكه انهوں نے انحضرة صلى الله عليه وسلم كو مسجد حرام يعنے خانۂ كعبه ميں جانے سے روكا اور الله كي عبادت سے مانع هوے -

امام موصوف نے دونوں قولوں كے متعلق روايات و آثار نقل كيے هيں اور پهر آخر ميں خود قول اول كو ترجيح دي هے - كيونكه :

ان مشركي قريش مكه لم يسعوا قط في تخريب المسجد و ان كانوا قد منعوا في بعض الاوقات رسول الله و اصحابه من الصلاة فيه ' فصح ان الذين وصفهم الله بالسعي في خراب مساجده غير الذين وصفهم الله بعمارتها (١ : ٣٩٨)

مشركين مكه نے كبهي مسجد حرام كي تخريب كي كوشش نهيں كي اگرچه بعض اوقات آنحضرت اور صحابه كو اسميں نماز پڑهنے سے روكا هو - پس اس سے ثابت هوا كه جن لوگوں كي نسبت الله تعالى نے اس آيت ميں بيان كيا هے كه وه مساجد كي خرابي كے درپے هوتے هيں ' وه ان لوگوں كے سوا كوئي دوسري هي جماعت هے - كيونكه مشركين قريش تو مسجد حرام كے آباد ركهنے والوں ميں سے هيں ' نه كه خراب كرنے والے ' اور اس حيثيت سے الله انكا وصف كر چكا هے "

ليكن نهايت تعجب هے اس مفسر جليل اور امام نحرير پر ' كه اس آيت كي صحيح ترين تفسير سے كيوں كر اس نے چشم پوشي كي ' حالانكه مشركين عرب كے سوا اور كوئي جماعت يهاں مراد لي هي نهيں جا سكتي ' اور جس قدر دلائل اسكے خلاف بيان كيے گئے هيں ' ان ميں سے ايک بهي قابل اعتنا نهيں -

تفصيل كا موقعه نهيں - باختصار وجوه ذيل اسكے ليے موجود هيں :

(١) قول اول كے متعلق جس قدر روايات امام موصوف نے نقل كي هيں ' عموماً ان راويوں سے مروي هيں ' جو ضعيف ' غير معتبر ' اور ائمۂ فن كے آگے مجروح هيں -

(٢) ان روايات كا ما حصل يه هے كه نصارى بيت المقدس كي تخريب كے درپے هوے - مثنى ' بشر بن معاذ ' حسن بن يحيى ' اور موسى وغيره نے مجاهد ' قتاده ' اور سدي سے روايت كي هے كه :

اولئك النصارى حملهم بعض اليهود علي ان اعانوا بخت نصر البابلي المجوسي علي تخريب بيت المقدس - (تفسير ابن جرير ١ : ٣٩٧)

اس آيت ميں اشاره نصارى كي طرف هے - انكو بعض يهوديوں نے ابهارا تها كه بيت المقدس كي تخريب ميں بخت نصر بابلي اور مجوسي كي اعانت كريں -

ايک دوسري روايت ميں روميوں كا بهي ذكر هے :

حدثني موسي قال : الروم كانوا ظاهروا بخت نصر علي خراب بيت المقدس ...... من اجل ان بني اسرائيل قتلوا يحيى بن ذكريا (ايضاً)

موسى نے مجهسے سدي كا قول نقل كيا كه يهاں مقصود رومي هيں ' انهوں نے بخت نصر سے بيت المقدس كو خراب كرا يا - اور يه اسليے كيا كه بني اسرائيل نے حضرة يحيى بن ذكريا كو قتل كر ديا تها -

هم نے يه دو روايتيں اسليے نقل كيں تاكه همارے علماء كرام اندازه كرسكيں كه هماري تفاسير كي عام روايات و آثار كا كيا حال هے اور كس طرح رطب و يابس اور غث و ثمين كا انهيں مجموعه بنا ديا گيا هے ؟ امام ابن جرير اس جلالة و عظمت كے شخص هيں كه نه صرف اپنے دور و زمان ميں بلكه تاريخ اسلام ميں ايک ممتاز حيثيت ركهتے هيں - وه صرف مفسر هي نهيں بلكه محدث بهي هيں اور مورخ بهي - با اين همه بلا ادنى نقد و بحث كے ' ان روايات كو نقل كركے ترجيح دے رهے هيں ' جنكو ايک معمولي بچه بهي ' جس نے انهي كي تاريخ كے سوانح و سنين ياد كرليے هوں ' بے اختيار موضوع كهدے گا - جب تفسير طبري كا يه حال هے تو پهر ان متداول تفاسير كي احاديث و آثار كا كيا پوچهنا جنكے اقتباسات بغير نقد و بحث كے علمائے حال كي زبان پر هوتے هيں اور جو اسي سے ماخوذ هيں ؟

اصل یہ ہے کہ ہمارے یہاں ایک کام جمع روایات تھا اور ایک نقد و انتخاب ' پہلا کام پہلوں کا تھا اور دوسرا پچھلوں کا - پہلوں نے اپنا فرض ادا کیا مگر پچھلوں نے غفلت کي -

تاهم اگر وسعت نظر و تحقیق و تفتیش سے کام لیا جاے تو محققین کي بھي کسي فن اور کسي دور میں کمي نہیں رهي - بغیر کسي اجتہاد جدید کے ' هم صحیح ترین روایات و تاویلات کا مجموعہ مرتب کر سکتے هیں ' اور یہي ایک اصولي فرق ہے جو آجکل کے مدعیان اجتہاد کو صاحبان علم و فن سے الگ کر دیتا ہے -

ان روایات کا موضوع هونا ظاهر ہے - اول تو (بخت نصر) کو عیسائي تخریب بیت المقدس پر آمادہ کرتے هیں ' حالانکہ عیسائیت کا ظہور بھي (بخت نصر) کے زمانے میں نہیں ہوا تھا - پھر بعض یہود کا عیسائیوں کو آمادہ کرنا ظاهر کیا ہے اور دوسرے راوي اپني تحقیق کا یہ قیمتي اضافہ فرماتے هیں کہ عیسائیوں سے مقصود روم کے عیسائي هیں - اور پھر یہ کہ انکو حضرۃ یوحنا کے قتل کا بدلہ لینا تھا ! !

ان غریبوں کو معلوم نہیں کہ عیسائیت روم میں کب پہنچي ' اور بخت نصر کا مذهب کیا تھا ؟ اسکو بابلي بھي لکھتے هیں اور مجوسي بھي ' اور پھر یوحنا کے قتل کا انتقام اسکي وجہ قرار دیتے هیں ' حالانکہ یوحنا کا واقعہ تو خود رومیوں کے عہد تسلط شام میں ہوا ہے ' اور اس وقت بخت نصر کي زیتون کي هڈي بھي اسکي قبر میں گل سڑ گئي هوگي !!

چنانچہ (امام رازي) اور (نیشاپوري) نے اس خبط تاریخي کو بالاخر محسوس کیا اور (ابوبکر رازي) کا یہ قول نقل کیا ہے کہ : " لا خلاف بین اهل العلم بالسیر ان عهد بخت نصر کان قبل مولد المسیح بزمان " (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۵)

(۲) امام موصوف ایک بہت بڑي وجہ قول اول کے ترجیح کي یہ بیان کرتے هیں کہ اس آیت میں منع ذکر الهي کے ساتھہ تخریب مسجد کا بھي ذکر کیا گیا ہے اور اگر مشرکین مکہ اسکا مورد قرار دیے جائیں تو یہ اسلیے غلط هوگا کہ انھوں نے کبھي بھي تخریب مسجد حرام کي سعي نہیں کي - وہ تو اوسکو آباد رکھنے والے هیں -

لیکن امام موصوف کي اس بے توجہي پر تعجب ہے - حافظ (ابن کثیر) نے اپني تفسیر میں اسکا نہایت عمدہ جواب دیا ہے - اسکا نقل کر دینا کافي هوگا :

و اما اعتماده علي ان قریشا لم تسع في خراب الکعبة ' فاي خراب اعظم مما فعلوا ؟ اخرجوا عنها رسول الله و اصحابه و استحوذوا علیها باصنامهم (حاشیه فتح البیان - ۱ : ۳۷۰)

" اور امام طبري کا اس پر زور دینا کہ قریش مکہ نے تو کبھي خانۂ کعبہ کے خرابي کي سعي نہیں کي ' تو اسکا جواب یہ ہے کہ جو کچھہ انھوں نے کیا اس سے بڑھکر اور کیا تخریب کعبہ هوسکتي تھي ؟ انھوں نے الله کے رسول اور انکے ساتھیوں کو مسجد سے نکلنے پر مجبور کیا اور اسکو اپنے بتوں سے بھر دیا ' یہي تو سب سے بڑي اسکے لیے خرابي تھي "

(۳) پھر روایات پر اگر نظر ڈالي جاے تو حضرۃ ابن عباس اور ابن زید کي روایات اسي تفسیر کي موید هیں جو عکرمہ ' سعید بن جبیر ' اور عطاء کي روایت سے خود امام موصوف نے نقل کي هیں -

(۴) البتہ حضرۃ ابن عباس کي جو روایت ہے ' اگر اس سے اتنا ٹکڑا نکالدیا جاے کہ " رومي عیسائي تھے " تو اس آیۃ کا اشارہ بیت المقدس کي آخري تباهي کي طرف بھي بہ تکلف قرار دیا جاسکتا ہے ' جس میں رومیوں نے بیت المقدس کي مسجد کي دیواریں ڈھادي تھیں اور وہ اسي طرح منہدم رهیں تا آنکہ فتح بیت المقدس کے بعد حضرۃ عمر نے اسکو تعمیر کیا :

الآیة نزلت فی ططلوس الرومی و اصحابه من النصاری و ذلک انهم غزوا بني اسرائیل فقتلوا مقاتلهم و سبوا ذراریهم و حرقوا التوراة و خربوا بیت المقدس و هذا قول ابن عباس (اسباب النزول واحدي صفحه : ۲۴)

یہ آیت شاہ ٹیٹس رومي اور اسکي فوج کے حق میں نازل هوئي ہے " جو عیسائیوں میں سے تھا " اسلیے کہ انھوں نے یہودیوں پر حملہ کیا ' اور انکو قتل کر ڈالا نیز توراۃ کے نسخے جلا دیے اور بیت المقدس کي عمارت خراب کردي - یہ قول ابن عباس کا ہے -

" من النصاری " نے اس روایت کا اعتبار کھو دیا ' ورنہ باقي بیانات صحیح تھے - رومیوں کے آخري حملۂ بیت المقدس میں یہ سب باتیں هوئي هیں - البتہ آیت کا سیاق و سباق اور محل و موقعہ رومیوں کے ذکر کے بالکل خلاف ہے -

امام (رازي) نے ایک اور توجیہہ کي ہے - وہ اس کا محمل یہود کو قرار دیتے هیں - بعد کي آیتوں میں تحویل قبلہ کا ذکر ہے - اسلیے وہ کہتے هیں کہ تحویل قبلہ (یعني بیت المقدس کي جگہ کعبہ کي طرف منہہ کرکے نماز پڑھنے) کے بعد یہودي ' لوگوں کو کعبے کي طرف متوجہ هونے سے مانع هوتے تھے ' " ولعلهم سعوا ایضا في تخریب الکعبة " بس خدا نے انکو اظلم فرمایا ' لیکن ارباب فہم کو یہ بتلانا ضروري نہیں کہ یہ توجیہہ بھي کوئي وزن نہیں رکھتي - (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۵)

(تحقیق منع مساجد و سعي تخریب)

اصل یہ ہے کہ اس آیت میں مشرکین مکہ هي کا ذکر ہے -

قران کریم کي تفسیر کا اصول یہ هونا چاهیے کہ سب سے پہلے قران کے مبہمات و غرائب اور محذوفات و ضمائر کي تفسیر خود قران هي سے پوچھي جاے - یہ قران کریم کا ایک خاص امتیاز ہے کہ اسکا ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کیلیے مفسر و مشرح هوتا ہے -

اب دیکھیے کہ قران کریم کے دوسرے مواقع کس طرح اس کي تفسیر کرتے هیں ؟ سورہ (انفال) میں مشرکین مکہ کا ذکر کرتے هوے فرمایا :

و ما لهم الا یعذبهم الله و هم یصدون عن المسجد الحرام و ما کانوا اولیاءه ' ان اولیاءه الا المتقون و لکن اکثرهم لا یعلمون (۸ : ۳۴)

" اور اب کونسي وجہ ہے کہ مشرکین مکہ تو مسلمانوں کو مسجد حرام میں جانے سے روکیں اور خدا انکو عذاب میں گرفتار نہ کرے ؟ حالانکہ یہ گو اسکے متولي هونے کے مدعي هیں مگر فی الحقیقت اسکے اهل نہیں - اسکے مستحق تو صرف الله سے ڈرنے والے یعنے مسلمان هیں "

اس آیت میں صریح طور پر مشرکین مکہ کي نسبت فرمایا کہ وہ مسلمانوں کو مسجد میں جانے سے روکتے هیں - خواہ یہ روک صلح (حدیبیہ) کے بعد کي هو خواہ آغاز اسلام کي -

دوسري جگہ فرمایا :

ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد الله شاهدین علی انفسهم بالکفر - اولئک حبطت اعمالهم و فی النار هم خالدون (۹ : ۱۸)

مشرکوں کو کوئي حق نہیں کہ الله کي مسجدوں کو آباد بھي رکھیں اور اپنے اعمال سے اپنے اوپر کفر کي شہادت بھي دیتے جائیں - یہي لوگ هیں جنکے تمام کام برباد و ضائع هیں اور یہي هیں کہ دائمي عذاب انکا رفیق ہے -

اس آیت میں شرک و کفر کو تعمیر و خدمت مساجد کے منافي فرمایا کہ دونوں چیزیں جمع نہیں هوسکتیں - پھر اسکے بعد والي آیۃ میں زیادہ تصریح ہے :

انما یعمر مساجد الله من آمن با لله و الیوم الاخر و اقام الصلوة و اتی الزکواة و لم یخش الا الله (۹ : ۱۹)	درحقیقت الله کي مسجدوں کو تو وهي شخص آباد رکهتا هے ' جو الله اور آخرت پر سچا ایمان لایا ' نماز قائم کي ' زکواة ادا کي ' اور نیز جس نے الله کے سوا اور کسي هستي اور قوت کا ڈر نه مانا !

یه آیت همارے سلسلۂ آیات متعلقۂ مساجد میں آئیگي که نهایت اهم اور تشریح طلب هے ' لیکن یهاں صرف یه دکهلانا مقصود هے که الله نے مساجد کي تعمیر و آبادي اور خدمت و تولیت کیلیے ایمان واسلام کو شرط بتلا یا اور یه که اعمال کفریه کے ساتهه یه شرف جمع نهیں هوسکتا -

اسي طرح ایک اور آیت بهي هے :

هم الذین کفروا وصدوکم عن المسجد الحرام - (۴۸ : ۵۲)	یه اهل مکه وهي تو هیں جنهوں نے الله اور اوسکے ساتهه کفر کیا اور تم کو مسجد حرام جانے سے روکا -

ان تمام آیات کریمه کے مطالعه سے بغیر کسي دوسري طرف رجوع کرنے کے واضح هو جاتا هے که :

(۱) قران کریم مشرکین مکه کي نسبت هر جگه کهتا هے که انهوں نے مسلمانوں کو مسجد حرام میں جانے سے روکا -

(۲) قران کریم تعمیر مساجد کیلیے ایمان با لله و عمل صالح کو شرط قرار دیتا هے اور کهتا هے که جو اعمال کفریه و شرکیه میں مبتلا هیں ' وه مسجد کے اباد کرنے والے کیسے هو سکتے هیں ؟

پس اس سے ثابت هوگیا که آیة زیر بحث میں بهي منع و تخریب مساجد سے یقیناً مشرکین مکه هي مراد هیں ' اور جو انکے اعمال تهے ' وهي اعمال هیں جنکو قران کریم نے " اظلم " یعنے کمال ظلم و عدوان سے تعبیر فرمایا هے - رها امام (طبري) کا اعتراض تو وه اِن آیات سے خود بخود رفع هو جاتا هے - کیونکه قریش مکه اپنے تئیں مسجد حرام کے آباد رکهنے والوں اور متولیوں میں سے سمجهتے تهے ' مگر خدا نے صاف صاف کهدیا هے که انکا ایسا سمجهنا غلط هے - وه آباد کرنے والے نهیں بلکه في الحقیقت اسکي تخریب کے درپے هیں - کیونکه وه ذکر الهي کو روکتے اور مومنوں کو اسمیں داخل هونے نهیں دیتے -

(حکم آیة کریمه عام هے)

اصل یه هے که اس آیت میں کسي مسجد کا ذکر هو - وه مسجد ایلیا هو یا مسجد حرام - مشرکین مکه مقصود هوں یا رومي بت پرست ' لیکن اسمیں شک نهیں که مساجد الهي کے متعلق ایک حکم عام هے جو قران نے دیا هے ' اور جو جماعت ' جو قوم ' جو قوت ' ایسا کریگي ' اسکا مصداق هوگي :

وهذا حکم عام لجنس مساجد الله و ان مانعها من ذکر الله مفرط في الظلم ' ولا باس ان یجي الحکم عاماً و ان کان السبب خاصاً (نیشا پوري حاشیه طبري - ۱ : ۳۷۴) (۱)	اور یه حکم عام هے تمام مسجدوں کیلیے ' جو کوئي کسي مسجد میں ذکر الهي کو روکے وه سخت ظالم هے ' اور اسمیں کوئي حرج نهیں که کسي آیت کا حکم عام قرار دیا جاے اگرچه سبب نزول آیت خاص هو -

صاحب (احکام القران) بهي اس سے متفق هیں :

انه کل مسجد ' لان اللفظ عام ورد بصیغة الجمع فتخصیصه ببعض المساجد او ببعض الازمنة محال	اس سے مقصود هر مسجد هے ' کیونکه لفظ عام بصیغۂ جمع وارد هوا هے ' پس بعض مساجد یا بعض زمانوں کي خصوصیت کرنا بالکل محال هے -

(منقول از رازي)

(نتائج بحث)

(۱) قریش مکه اپنے تئیں باني کعبه قرار دیکر فخر کرتے تهے - اسکي خدمت و عزت انکے لیے موجب شرف و افتخار تهي - مگر انهوں نے مسلمانوں کو مسجد میں جانے اور ذکر الهي سے روکا اور اپنے بتوں کا اسکو پرستش گاه بنایا - اسپر الله نے کها که تم سے بڑهکر دنیا میں اور کوں ظالم هوسکتا هے که خدا کے گهر میں آنے سے روکتے هو ؟

پس جو لوگ مسلمانوں کو مسجدوں میں آنے سے روکیں وه گو مدعي اسلام اور تولیت مساجد هوں مگر في الحقیقت انکي حالت بهي مثل مشرکین مکه کے هوگي اور سب سے بڑے ظلم کرنے والے هونگے -

پهر آج کتني هي مسجدیں هیں ' جن میں مسلمانوں کو جانے سے روکا جاتا هے اور کها جاتا هے که یهاں آکر اپنے خدا کا ذکر نه کرو ؟ هر فرقه دوسرے فرقے کے ساتهه ایسا هي سلوک کرتا هے اور محض چند اختلافات و نزاعات کي بنا پر مسجد کے دروازے مسلمانوں پر بند کردیے جاتے هیں - کتنے مقدمات هیں جو صرف اسي بنا پر هندوستان کي عدالتوں میں هو چکے هیں ' اور کتني خونریزیاں هیں جو مساجد کے صحن میں صرف اسلیے کي گئیں که جنکو مساجد میں آنے سے روکا گیا تها ' وه بد بختي سے مسجد میں چلے آئے تهے ؟

ابهي تهوڑي دیر کے بعد آپ پر واضح هوجائیگا که جس شے کو لوگ آج سیاست یا سیاسي مباحث سے موسوم کرکے خوف زده هوتے هیں ' یعنے حفظ حقوق دینیه و اسلامیه ورد استبداد و جبر حکومت ' وه بهي في الحقیقت ذکر الهي هي میں داخل هے کیونکه وه امر بالمعروف اور نهي عن المنکر اور اسلام کا جهاد مقدس لساني هے - پهر اگر ایسا ثابت هوگیا تو کیا اِن مباحث و مذاکره سے روکنے والے اس آیة کریمه کے مصداق نهونگے ؟ اعاذنا الله تعالی !

(۲) یه عجیب بلاغة قراني هے که هر موقع و مطلب کو اپنے لیے بهترین لفظ ملتا هے اور اگر اسکو الگ کر دیا جاے تو پهر اسکي جگه دوسرے لفظ سے نهیں بهر سکتي - اس آیت میں " اظلم " کا لفظ فرمایا که " ظلم " کا افعل التفضیل هے - " ظلم " کي تعریف یه هے که " وضع الشي في غیر موضعه و التصرف في حق الغیر " (مفردات) یعني کسي شے کا اسکي اصلي جگه کے خلاف کام میں لانا یا بنانا اور دوسرے کے حق میں تصرف کرنا -

پس یهاں منع مساجد کو ظلم سے تعبیر کیا که مسجدیں جس غرض سے بنائي گئي هیں ' مانعین مساجد چاهتے هیں که اسکے خلاف کاموں میں لائي جائیں - وه الله کے نام سے پکارکر گئي هیں پس انساني ملکیت اُن میں باقی نهیں رهي - اب انسانوں کے ذکر و ستایش کا انکو گهر بنانا (حسب تعریف ظلم) دوسرے کے حق میں تصرف کرنا هے -

(۱) تفسیر نیشا پوري در اصل تفسیر کبیر امام رازي کا اختصار هے اور اختصار بهي بعنسه - پس یه عبارت امام رازي هي کي سمجهیے - تفسیر کبیر کي جلدوں کي الماري نظروں کے سامنے هے اور میں انهیں دیکهه رها هوں ' مگر رات کے دو بج چکے هیں - سر میں سخت درد هے - نفس آسودگي پسند اُٹهنے نهیں دیتا - اسلیے نیشا پوري هي کے حوالے پر اکتفا کرتا هوں - یه تفسیر طبري کے حاشیے پر چهپي هے -

خدا نے عمارت مساجد کا مقصد حقیقی جسکے لیے وہ موضوع ہیں، خود ہی بار بار بتلا دیا ہے - مثلاً سورۂ (نور) میں مشہور تمثیل مصباح و زجاج کے بعد فرمایا :

في بيوت اذن الله ان ترفع و يذكر فيها اسمه يسبح له فيها بالغدو و الاصال - (۲۴ : ۳۶)

"یہ چراغ ایسے گھروں میں روشن کیا جاتا ہے، جنکی نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ انکی عظمت کی جاے، اور اُن میں اللہ کا ذکر اور اسکے نام کی تقدیس ہو - ان میں اللہ کے بندگان مخلص و مومن صبح و شام تسبیح و تقدیس میں مصروف رہتے ہیں"

مسجد جب اس کام کیلیے وضع ہوئی، تو مانعین مساجد ظاہر ہے کہ اسکے موضوع سے اُسے محروم رکھنا چاہتے ہیں اور یہی معنی ہیں ظلم کے - شرک کو بھی خدا نے اسی لفظ سے تعبیر کیا ہے : " ان الشرك لظلم عظيم (۳۱ : ۱۳) " شرک سب سے بڑا ظلم ہے، کیونکہ انسان کا سر جو صرف اللہ کے آگے جھکنے کیلیے ہے، اسکی زبان، جو طرف اسی کی تسبیح و تقدیس کیلیے ہے، اسکے قدم، جو صرف اسی کے طرف بیتابی اور بیقراری سے دوڑنے کیلیے ہیں، جب کسی دوسرے کیلیے اپنے تئیں وقف کردیں تو یہ ظلم ہوگا کیونکہ ظلم " وضع الشي في غير موضعه " کو کہتے ہیں -

اگر یہ سچ ہے تو پھر وہ خبیث روحیں کیوں اپنے اوپر ماتم نہیں کرتیں، جو اس ظلم اعظم کی مرتکب، اور اس وعید الہی کی مصداق ہیں ؟ کیا جنھوں نے آج خدا کی مقدس مسجدوں کو، جو صرف اسی کے لیے تھیں اور اسی کے نام کی عظمت کیلیے، غیروں کیلیے بنا دیا ہے، جہاں انسانی حکمرانی کے فرمان چلتے اور دنیوی استبداد و تسلط کے احکام نافذ ہوتے ہیں، اس حکم الہی کے ماتحت " اظلم " نہیں ہیں ؟ وہ اشرار و ارذال، جو آج خدا کے گھروں کو شیاطین کی پرستش و غلامی کا مندر بنانا چاہتے ہیں، جنکی ابلیسانہ آرزو یہ ہے کہ مساجد الہی کا صحن مقدس جو ملائکۂ سماویہ کے نزول علوی کا رحمت کدہ تھا، زمین کی ارواح خبیثہ کی نا پاک قوتوں کا شیطان کدہ بن جاے، کیا اپنے مورث اعلی قریش مکہ سے کچھہ زیادہ مختلف ہیں، جنھوں نے مسجد حرام کے طاقوں میں پتھر کے بت رکھدیے تھے ؟

کیا تم نے بارہا نہیں دیکھا کہ عین اُس منبر معترم کے پہلو میں، جو صرف اللہ ہی کے احکام مقدسہ کے اعلان کیلیے تھا، اور عین اس محراب معظم کے نیچے، جو صرف اُسی کے آگے جھکنے کیلیے خمیدہ ہوا تھا، غیروں کے نام کی تقدیس و تسبیح کی گئی، اور جو جگہ کہ اللہ کی غلامی کیلیے بنائی گئی تھی، اسکو دوسروں کی غلامی سے ناپاک کیا گیا ؟ قریش مکہ کو خدا نے " اظلم " کہا - اسلیے کہ انھوں نے خدا کے ذکر کو روکا اور مسجد کی طاقوں میں پتھر کی مورتوں کو سجایا، پر وہ، جو آج مسجدوں میں اسکے حکموں کو روک کر غیروں کے حکموں کی منادی کرتے اور پتھر کی بیجان مورتوں کی جگہ زندہ بتوں کے آگے گردنوں کو جھکاتے ہیں، کیا اُنسے زیادہ " اظلم " اور ان سے زیادہ خدا کے بے امان غصے اور اسکے جلال و غیرت کے ہیجان کے سزاوار نہیں ہیں ؟

مسجد خدا کیلیے بنائی گئی ہے تاکہ صبح و شام اسکے نام کی وہاں پکار بلند ہو : يسبح له فيها بالغدو و الاصال ! - پس اُسے خدا ہی کیلیے چھوڑ دو - اسکے دشمنوں کو دعوت نہ دو کہ وہ تمھارے گھروں کی طرح خدا کے گھر پر بھی قبضہ کریں، اور اسکو اپنی انسانیہ پرستش و تعبد کا مندر بنالیں - تم جو اپنے تاج و تخت کی حفاظت نہ کر سکے، ایسا نہ کرو کہ خدا کے تخت معبودیت کی تقدیس کو بھی غیروں کی بدولت بٹہ لگادو - اُس نے تم کو اپنی عبادت کیلیے ایک مقدس عمارت دی ہے، پس اسی کے آگے جھکو اور اسی کو پیار کرو - وہاں اسکے دشمنوں کیلیے دعائیں نہ مانگو اور نہ بادشاہتوں کی پوجا کیلیے ہاتھہ اُٹھاؤ - اسکے گھر میں صرف اُسی کو مانو کہ خدا کے گھر میں انسانوں کی تسبیح و تقدیس تمھارے لیے زیبا نہیں -

(۳) ایک صاف اور عام فہم نتیجہ جو اس آیت سے نکلتا ہے وہ اسکے حکم کی عمومیت اور ہر زمانے اور ہر دور کیلیے وعید الہی کی صداقت ہے - اللہ تعالے نے اس آیت میں دو چیزوں کا ذکر کیا ہے - منع ذکر الہی اور سعی تخریب مساجد - ایک صورت تفسیر یہ ہے کہ دونوں کا مفہوم ایک ہی شے قرار دیا جاے. اور تخریب مساجد کی سعی کو منع ذکر الہی کا نتیجہ سمجھا جاے، جیسا کہ (ابو مسلم) کا خیال ہے اور جیسا کہ (شیخ علی المہائمی) نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے :

" و يذكر فيها اسمه و " اذا منع لم يهتم لعمارتها فكانما " سعي في خرابها " (تفسیر مہائمی صفحہ : ۵۷)

" و یذکر فیہا اسمہ " یعنی جب کہ اُس نے لوگوں کو ذکر الہی سے روکا تو مساجد کی آبادی کا اہتمام نہیں کیا - اور ایسا کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ گویا اُس نے مساجد کی خرابی کی سعی کی -

پس اس تفسیر کی بنا پر سعی تخریب کے معنی بھی " منع ذکر الہی " کے ہوے -

لیکن اگر عطف کی بنا پر دونوں میں فصل کیجیے تو پھر (امام رازی) نے اسکی تشریح یوں کی ہے :

السعي في تخريب المسجد قد يكون لوجهين: احدهما منع المصلين و المتعبدين والمتعهدين له ، فيكون ذالك تخريباً - و الثاني بالهدم والتخريب (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۶)

" تخریب مسجد کی کوشش دو طرح سے ہوگی - ایک صورت تو یہ ہے کہ نماز پڑھنے والوں، عبادت گذاروں، اور وابستگان مساجد کو مانع ہوں - پس ایسا کرنا بھی فی الحقیقت مسجد کی تخریب ہوگی - دوسری صورت یہ ہے کہ اسکی عمارت کو منہدم کیا جاے اور حقیقی معنوں میں اسکی تخریب ہو"

اس سے ظاہر ہوا کہ " سعي في خرابها " میں دونوں صورتیں داخل ہیں اور آیت کا حکم عام -

پس جب کبھی کوئی شخص یا گروہ کسی مسجد میں دائمی یا عارضی، تھوڑی دیر کیلیے یا زیادہ عرصے کیلیے، نمازیوں کو جانے سے روکے، جن لوگوں نے خدا کے گھر میں پناہ لی ہے اُنپر حملہ آور ہو، اور وہاں کے عبادت گذاروں کا خون بہاے، تو وہ بھی ہماری نظروں میں اُنہیں مشرکین مکہ کی سی جماعت ہوگی جنھوں نے مسجد حرام میں جانے سے مسلمانوں کو روکا تھا، اور جو سلوک ہم نے انکے ساتھہ کیا تھا، اسی کی وہ بھی مستحق ہوگی - نیز اس سے بڑھکر کوئی " اظلم " نہیں اور نص صریح اس پر شاہد -

تخریب کی یہ پہلی صورت ہے - دوسری صورت حقیقی معنوں میں تخریب ہے، یعنے مسجد یا اسکے کسی حصے کو منہدم کرنا، تو ظاہر ہے کہ یہ صورت بھی جس شخص یا جس گروہ سے سرزد ہو وہ اس آیت کریمہ کی بنا پر " اولئك ما كان لهم ان يدخلوها الا خائفين - لهم في الدنيا خزي و لهم في الاخرة عذاب عظيم " کی وعید کا مستحق ہوگا -

(یتبع)

مذاکرۂ علمیہ

عربي زبان اور علمي اصطلاحات

استدراک

(از مولوي ابوالمکارم عبد الوهاب صاحب ' بهار مدرسه هوگلی ' کلکته)

میں نے نهایت دلچسپي سے ۳ - ستمبر سنه ۱۹۱۳ کے الهلال میں " عربي زبان اور علمي اصطلاحات " کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا ' علوم و فنون کے انگریزي و عربي نام اگر استقصاء و تکمیل کے ساتھه یکجا مرتب کردیے جائیں تو درحقیقت یه ایک نهایت بیش قیمت چیز هوگي ' اور اون کے لیے نهایت مفید هوگي جو عربي اور انگریزي ' دونوں زبانوں کي تصنیفات علمیه کا مطالعه کرتے هیں - اس مفید سلسله کي تکمیل میں حصه لینے کے لیے میں بهي شرکت کرنا چاهتا هوں - ایک ضمیمه عربي و انگریزي اسماے علوم کا پیش کش خدمت هے -

علم ترکیب ابدان الحیوانات	Histology	1
علم الجنین و الشکیر	Embryology	2
فن ترکیب الادویه	Phormocology	3
فن تصور	Photography	4
فن تصویر	Painting	5
فن ماهیة العظام	Osteology	6
عام بالاحوال الاعصاب	Neurology	7
علم علاج الاسنان	Odontology	8
علم اعضاء البشر و الحیوانات و النباتات ..	Organology	9
علم الرمل	Geomancy	10
علم زراعت	Geoponics	11
علم تعریف ماهیة السماء	Ouranography	12
فن نقش الجواهر	Glyptics	13
فن نقل الصور	Glyphography	14
فن القواعد البسیطه	Gnomonics	15
علم وضع الخط	Orthography	16
علم طبائع الطیور	Ornithology	17
علم ماهیة الجبال	Orology	18
علم طبائع الحیات	Ophiology	19
علم اصول معالجة العیون	Opthalmotology	20
علم وزن الاوقات	Metronomy	21

(الهــلال)

آپکے ذوق عملي اور توجه فرمائي کا شکریه - " مسئله وضع اصطلاحات " کے چهیڑنے سے مقصود یهي هے که اس شورش فتنه زا کو خاموش کیا جاے جو دنیا کو اس غلط فهمي میں مبتلا کرنا چاهتي هے که اردو میں علوم حدیثه و فنون جدیده کے لیے مناسب الفاظ نهیں ملتے - حقیقت یه هے که همارا رونا صرف اسي کا نهیں هے که اردو کا دائرہ زبان و مصطلحات تنگ هے ' بلکه رونا اس کا هے که همارے دوستوں کا میدان علمي تنگ هے !

کیا عجیب بات هے که اردو زبان کي یتیمي و بے کسي پر اس وقت ماتم کیا جارها هے حالانکه نادان ماتم کرنے والوں کي کوتاه نظري ماتم کي زیاده مستحق هے - وه نهیں دیکهتے که عربي زبان ام لغات اسلامیه هے - زنده هے - اور اپنے بچوں کی پرورش کے لیے کافي اسباب و سامان اپنے پاس رکهتي هے -

لوگ معترض هیں که مصطلحات اردو کے لیے عربي زبان کي مراعات استحقاق پر کیوں زور دے رها هوں ؟ یه کیوں ضروري قرار دیا جاتا هے که حتی الامکان عربي هي کے الفاظ اردو کي ادبیات علمیه میں استعمال کیے جائیں ؟ لیکن شاید یهه نکته اونکي نگاه سے مخفي هے که صرف عربي هي نهیں بلکه هر علمي زبان اپني ماتحت زبانوں کیلیے ایسے هي حقوق کا مطالبه رکهتي هے -

دنیا کي تمام موجوده زبانیں دو قسم کي هیں: اصلی اور فرعی:

اصلي سے مقصود وه زبانیں هیں ' جو دوسري زبانوں کي پیدایش و خلقت کے لیے خمیر و عنصر هیں ' مثلا عربي ' سنسکرت ' لاطیني ' یوناني -

فرعي اون زبانوں سے عبارت هے جنکي ترکیب و خلقت صرف ایک یا متعدد السنۂ اصلیه سے هوئي هے -

حسب استمرار عادت اعریه جس طرح السنۂ فروعیه اپنے عام الفاظ و کلمات میں السنۂ اصلیه کي محتاج هیں ' اسي طرح اصطلاحات علوم اور مصطلحات فنون میں بهی وه اونکي موهبت و فیاضی کی دست نگر هیں - غور کیجیے که تمام یورپین زبانیں با این همه کثرت اختراعات و وسعت علوم ' اپني اصطلاحات میں لاطیني و یوناني الفاظ کي مقروض هیں اور آج بهي که بیسویں صدي هے ' یورپ میں جب کوئي ' علم ' فن ' مسئله ' یا آله نیا وضع هوتا هے تو اوسکے تسمیه کیلیے لندن ' پیرس اور برلن کي زبانوں کي جدید ڈکشنریوں کے طرف مراجعت نهیں کي جاتي ' بلکه روما کے اور اتهنز بوسیده صفحات لغت کي طرف -

یهي حال سنسکرت اور اوسکي فرعي زبانوں کا هے ' آج بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي زبانوں میں وضع اصطلاح کي ضرورت هوتي هے تو سنسکرت هي کے الفاظ هر جگه ان مفلس گدا گروں کا کشکول سوال پر کرتے هیں -

اصطلاحات حدیثه کا سوال جانے دیجیے ' مسلمان آج تمام اطراف عالم میں پهیلے هیں - اونکي زبان هر جگه ایک نهیں هے ' لیکن مصطلحات دینیه و علمیه اب تک ایک هیں اور ایسا هی هونا بهي چاهیے - پهر کوئي سبب نهیں که ۱۳ - سو برس کا استحقاق آینده کے لیے اوس سے سلب کرلیا جاے -

اس کے بعد چند معروضات دفعه وار عرض کرتا هوں :

(۱) ضرور هے که وضع و تسمیۂ اصطلاحات میں عربي زبان کے ثقیل ' مغلق اور نادر الاستعمال الفاظ استعمال نه کیے جائیں که یه

خود عربي کے لیے بھی بار ھیں ' پھر دوسري فروعي زبانوں کا کیا سوال -

(۲) الفاظ مصطلحہ حتی الوسع مختصر اور چھوٹے ھوں کہ زبانوں پر بآساني رواں ھوسکیں ' بڑے بڑے فقروں کو الفاظ مصطلحہ قرار دینا خلاف آئین وضع اصطلاح ہے -

(۳) اکثر حضرات وضع اصطلاح میں اس بات کی کوشش کرتے ھیں کہ دوسري زبان میں اوس اصطلاح کا جس قدر مفہوم ہے وہ بتمامہ اردو میں منتقل کرلیا جاے - اس سے دو نتیجے پیدا ھوتے ھیں: یا تو اونکو اردو کي قلت ثروت و تنگ داماني کي شکایت ھوتي ہے کہ اوسمیں اداے مفہوم کي قدرت نہیں ' جیسا کہ اکثر احباب اسکے شاکي ھیں ' اور یا پھر حسب وسعت مفہوم ' الفاظ کثیرہ مین اپنا مفہوم ادا کرنا پڑتا ہے -

سب سے پہلے اس پر غور کرنا چاھیے کہ " اصطلاح " کي حقیقت کیا ہے ؟ اصلاح کی تعریف صحیح یہ ہے کہ " ایک جماعت کا کسي خاص وسیع مفہوم کے بار بار ادا کرنے کے لیے ایک مختصر و مناسب لفظ فرض کرلینا ' جسکے بولنے سے حسب فرض و وضع ' وہ مفہوم ذھن میں آسکے " پس اگر اس اصطلاح مفروض کے لیے ضروري ہے کہ وہ اپنے الفاظ سے اپنے مفہوم کے تمام معاني و مطالب ادا کردے تو پھر وہ اصطلاح کہاں ھوئي ؟ وہ تو عام گفتگو کا ایک ٹکڑا ہے -

خود انگریزي اصطلاحات پر غور کیجیے - وہ جن معاني کي طرف اشارہ ھیں ' اونکے الفاظ کب ان سب کو محیط و جامع ھیں ؟ اس کي مثالیں آپکو تمام اصطلاحات میں موجود ملیں گی ' پس در حقیقت الفاظ اصطلاحات ھمکو مفہوم لغوي نہیں سمجھاتے ' بلکہ محض فرض اور وضع و تسلیم عام سے عبارت ھیں -

(۴) - سب سے آخر یہ کہ جن السنۂ اصولیہ سے آپ الفاظ مستعار لے رھے ھیں ' اون کے قواعد و قوانین لسانیہ کي رو سے وہ صحیح ھوں -

ان وجوہ متذکرہ کي بنا پر آپ کی مصطلحات موضوعہ کي نسبت " الہلال " کے حسب ذیل ملاحظات ھیں :

۱ - Embryology کا ترجمہ " علم الجنین والشکیر " کیا گیا ہے - دفعۂ اول کي رو سے " شکیر (۱) مغلق اور نادر الاستعمال لفظ ہے لیکن اس سے چارہ بھي نہیں - انتظار کیجیے کہ استعمال سے عام ھوجاے -

۲ - Histology کے لیے " علم ترکیب ابدان الحیوانات " بڑا لفظ ہے - " علم ترکیب الاجسام " کافي ہے -

۳ - Photography کے لیے " فن تصویر " کافي نہیں " فن تصویر شمسي " چاھیے کہ عموم میں خصوص ھوجاے -

۴ - Osteology " علم ماھیۃ العظام " کي جگہہ صرف " علم العظام " کافي ہے ' ماھیت کي تخصیص کی ضرورت نہیں اور نہ خود اصل اصطلاح میں کوئي لفظ ایسا ہے -

۵ - Neurology " علم باحوال الاعصاب " میں " احوال " بے کار ہے کہ یہ خود سمجھا جاتا ہے - پس " علم الاعصاب " جیسا کہ خود انگریزي میں ہے ' کافي ہے -

۶ - Odantology " علم علاج داء الاسنان " ثقیل الترکیب اور غیر ضروري الفاظ پر مشتمل ہے - " علم علاج الاسنان " صحیح مفہوم ادا کرتا ہے اور کافی -

(۱) شاخ نو ' کونپل ' نباتات کي ابتدائي خلقت جو ابھي حیز نکو میں ھو - (منہ)

برید فرنگ

حادثۂ فاجعۂ کانپور

مشہور اخبار ٹروتھ (Truth) اپني تازہ اشاعت میں حادثۂ کانپور پر بحث کرتے ھوے لکھتا ہے :

" سر جیمس مسٹن جن سے ھمیں بہت کچھہ امیدیں تھیں ' گذشتہ واقعۂ کانپور میں بمشکل انسے کوئي مدبري کي علامت ظاھر ھوئي ہے ' ھر ایک آدمي جانتا ہے اور جو نہیں جانتا اسکو جاننا چاھیے کہ مشرق میں صرف مذھب اور مذھب ھي ایک ایسي چیز ہے جس کو جس قدر اھمیت دي جاے کم ہے - خصوصاً ایسے وقت میں (جبکہ مسلمان جنگ بلقان کي وجہ سے سخت مشتعل ھورھے ھیں) صرف ایک سڑک کو چوڑا کرنے کي غرض سے انکے جوش کو بھڑکانا درحقیقت اپني نا قابل بیان بے وقوفي کي نمایش کرنا ہے -

گلي کے موڑ کي درستگي کچھہ زیادہ ضروري نہیں ہے جبکہ وہ ھر ایک حصہ کو جسکا تعلق انکي کسي مقدس عمارت سے ھو ' ویسا ھي مقدس سمجھتے ھیں جیسا کہ اصل عمارت کو - ھمکو یہ دیکھکر تعجب ھوتا ہے کہ سر جیمس مسٹن جیسے تجربہ کار افسر نے اسکو محسوس نہ کیا جو في الحقیقت اینگلو سکسن قوم کے دامن عقل پر حماقت کا ایک افسوس ناک داغ ہے -

خیر ' یہ سب کچھہ تو ھوا - یہاں تک بھي حرج نہ تھا ' مگر ایسے موقع پر جب کہ سر جیمس کو اپني غلطي کا اعتراف کرنا چاھیے تھا ' یوں صاف انکار کردینا کہ گویا انھوں نے کچھہ کیا ھي نہیں اور اس حصۂ مسجد کو تعمیر نہ کرانا ' انکي ناداني کي ایک اور بڑي دلیل ہے - مجھکو تمام حالات کا علم ہے - گورنمنٹ کے اس خیال سے بھي بے خبر نہیں ھوں کہ مشرق میں کسي گورنمنٹ کو اپني رعایا کي کوئي بات آساني سے کبھي بھي ماننی نہ چاھیے ' لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اکبر اعظم کو (جو مشرق میں بہت

پہلے کالم کا بقیہ مضمون

۷ - Organology کے لیے " علم اعضاء البشر و الحیوانات و النباتات " ایک نہایت طویل ترکیب ہے - " علم الاعضاء " کفایت کرتا ہے اور " اعضا " میں اعضاے انسان و حیوانات و نباتات داخل ھیں -

۸ - Ouranography " علم تعریف ھیئۃ السماء " کي جگہہ " علم اشکال الفلک " زیادہ مناسب ہے ' " تعریف " اصل میں موجود نہیں - لفظ " ھیئۃ " Astronamy کے مقابل مستعمل ھوچکا ہے ' اور " سماء " سے زیادہ (علم ھیئت) میں لفظ " فلک " بولا جاتا ہے - ھاں " اجرام سماویہ " البتہ مصطلح ہے -

۹ - Optholmotology " علم اصول معالجۃ العیون " بھي بہت طویل ہے ' " علم معالجۃ العیون " کہیے -

۱۰ - Metronomy " علم وزن الاوقات " صحیح نہیں ' وزن اشیاء ثقیلہ کا ھوتا ہے ' وقت کا نہیں البتہ " تقدیر " کہہ سکتے ھیں - یعني " علم تقدیر الاوقات " مگر عربي میں پہلے سے اسکے لیے " علم المواقیت " کا لفظ موجود ہے -

بڑا بادشاہ گزرا ہے) ایسے موقع پر اپني غلطي کے تسلیم کرنے میں ذرا بھي پس رپیش نه ہوتا تھا ' بلکه نہایت متانت اور سنجیدگي سے اپني رعایا کے بھڑکے ہوئے جوش کو ٹھنڈا کر دیتا تھا -

اس موقع پر بہت سے لوگ اکبر کے پوتے اورنگ زیب کي مثال پیش کرینگے مگر کیا وہ اسکے اس طریق سیاست کے مہلک نتائج کو جو اسکے مرنے کے بعد ظہور میں آئے' بھول گئے ؟ ایک طرف تو مرہٹوں نے سیواجي کي ماتحتي میں زور پکڑلیا اور اسکے مرنے کے بعد ہي خود مختاري کا اعلان کرکے ایک علیحدہ حکومت قائم کرلي - دوسري طرف تمام صوبے ماتحتي سے نکل گئے - محمد شاہ میں اُن لڑائیوں کي بدولت جو اورنگ زیب کے زمانۂ حیات میں ہوئي تھیں' کہاں طاقت رہي تھي که انپر چڑھائي کرتا؟ وہ صرف براے نام دہلي و اکرہ کا بادشاہ تھا - بالآخر مسلمانوں کي اس عظیم الشان حکومت کا شیرازہ جسکو اکبر کي پالیسي نے مجتمع کیا تھا اس جابرانه پالیسي کي بدولت آساني سے بکھر گیا -

ٹھیک ایسے وقت میں جبکه تمام دنیا کے مسلمانوں کا خون مسیحیت کے خلاف جوش میں ہے' یه واقعه کہیں ان بھڑکے ہوئے شعلوں پر ہوا کا کام نه دے ' جسکا نتیجه آیندہ چلکر خطرناک نکلے کا - واقعۂ تقسیم بنگال اسکي ایک بیّن مثال ہے - تقسیم کے موقع پر کس کو خیال تھا که اسکا نتیجه " انارکي " کي صورت میں ظاہر ہوگا - گو اب اسکا الحاق کیا جا چکا ہے مگر کیا کوئي بتا سکتا ہے که اس سے اہل بنگال کے اس جوش میں فرق آگیا جو الحاق سے پیشتر تھا ؟

اپني غلطي کا اعتراف اسوقت کرنا جبکه وقت ہاتھه سے جا چکا ہو' بے فائدہ ہے - مقتضاے حکمت یہي ہے که ظہور نتیجه سے پہلے ہي انسداد کردیا جائے - بہر حال ابھي وقت ہے که سرجمیس مسٹن اس پر غور کریں - ہمارے خیال میں اپني غلطي کے اعتراف میں پس رپیش نه کرنا چاہیے - ورنه ان کو اس وقت زیادہ افسوس ہوگا جبکه وہ اپني اس غلطي کے نتائج کو واقعات کي صورت میں دیکھینگے -

اختراعات حربیه اور مصائب اسلامیه

فن طیارۂ کي حربي خدمت کي آزمائش

دنیا میں جب کوئي نیا آلۂ سفاکي و خونریزي ایجاد ہوتا ہے تو ہمارا دل کانپ اٹھتا ہے که دیکھیے کون سي اسلامي آبادي اس کي آزمائشگاہ قرار پاتي ہے ؟

ڈاکٹر اپنے اختبارات تشریحیه کے لیے مردہ جسم کي تلاش کرتے ہیں - پس یورپ کو بھي حق ہے که وہ اپنے اختبارات حربیه کے لیے کسي مردہ قوم کے اجسام میتہ کو تلاش کرے ' جس سے معلوم ہو که یه آلۂ مخترعه ان کے مقصد سفک و قتل میں کہاں تک معین ہوسکتا ہے ؟

• مہلک ترین آلۂ حرب جس کا نام " میکسم توپ " ہے اسکي سرعت سیر و اتلاف جان کي آزمایش کے لیے سیاہستان افریقه میں سب سے پہلے ہمارے ہي اجسام میته کي نمایش ہوئي ' غرقاب کشتیوں نے جو جنگي جہازوں کي موت کے لیے سب سے زیادہ کارگر آله ہیں' اپنے فوائد لاتحصی کا ثبوت سب سے پہلے معرکۂ دولت علیه و روس ہي میں دیا تھا -

تلاش مقصود کا قصور ہوتا اگر طیاروں کے جنگي فوائد و منافع کي اہمیت کے لیے بھي جلد سے جلد کسي اسلامي آبادي کا انتخاب نه کر لیا جاتا ' چنانچه " امن کے شاہزادوں " نے اپنے سفاکانه و خونخوارانه اختبار و امتحان کے لیے بہت جلد طرابلس کے ریگستانوں اور بلقان کي پہاڑوں کو منتخب کرلیا ' آخر مناظر خونین کي نمائش اور اس جدید مخترعۂ حربیه کي آزمائش ہوئي - اس آزمایش و اختبار مشئوم کے نتائج اب نہایت خوشي و مسرت کے ساتھه ہمارے خوفناک ممتحن و مختبر شایع کر رہے ہیں اور بتلاتے ہیں که ان معرکوں نے آثار علمیه کو کہاں تک ترقي دي !!

امریکه کا مشہور علمي رساله " سائنٹیفک امریکن " ۱۳ - ستمبر سنه ۱۳ - کے نمبر میں نتائج مذکورہ کي طرف حسب ذیل اشارات کرتا ہے :

" موجودہ مغربي فوجي نمایش و نقل و حرکت سے جو سبق سیکھا گیا اسکي مزید توضیح و تصحیح میدان جنگ طرابلس و بلقان سے ہوگئي - فرانس اور جرمني ہوائي جنگ کے لیے طیار رہیں ' ایک کي بري طیاري مکمل ہے اور دوسرے کي بحري - اسٹریا اور انگلستان کي جنگي نمایش سے ظاہر ہوتا ہے که یه دونوں حکومتیں بھي ایک حد تک اس جنگ کے لیے مستعد ہیں -

سنگستان بلقان سے زیادہ ریگستان طرابلس کے معرکوں سے آلات ہوائیه کي کامیابي کا امکان ظاہر ہوتا ہے - طرابلس کي آب و ہوا اور جغرافي حالات طیارۂ کے لیے موافق تھے - گو اطالي طیّار تربیت یافته نه تھے ' تاہم وہ کامیاب ہوے ' لیکن بلقان میں اوس کي آب و ہوا اور اندروني اور جغرافي حالات کي بنا پر بہت سي مشکلات کا سامنا پڑا ' جس کے لیے ترتیب و تنظیم کي سخت ضرورت محسوس ہوئي ' جو یہاں مفقود تھي ' اور جو صرف فرانس میں کاملاً اور جرمني میں کسي قدر موجود ہے -

طرابلس میں اطالیه کے مقابل فقط بے قاعدہ عرب اور چند با قاعدہ ترکي فوج تھي - بلقان میں اسکے برخلاف دونوں طرف با قاعدہ و آراسته فوجیں تھیں ' توپیں کثرت سے ہر موقع پر موجود تھیں ' اور حصار کا انتظام نہایت عمدہ تھا - طرابلس میں طیارے نہایت آساني سے گردش کر کے محفوظ مرکز پر پہونچ جاتے تھے -

نیز طرابلس ایک ریگستاني ملک ہے جو صرف کہیں کہیں شاداب ہے ' اصل لڑائي ایک قلیل حصه میں محدود تھي اور کثرت سے طیاروں کي ضرورت نه تھي که فوج کي ہر نقل و حرکت کے موقع پر موجود رہیں - ملک قابل زراعت نہیں ' صرف چند نخلستان اور شاداب مقامات ہیں - صحرا نشین عرب ہمیشه حسب موقع ایک نخلستان سے دوسرے نخلستان میں منتقل ہوتے رہتے ہیں ' اس لیے دشمن قدرتي طور پر ایک جگهه سے دوسري جگهه نہایت آساني سے به لطائف الحیل نکل جا سکتا ہے - عرب کي بے قاعدہ فوج ابھي مصروف پیکار ہے اور پھر اپنے ہتیار کھول کر امور معاش میں مشغول ' اس لیے طیاروں کے ذریعه دشمن کا پته لگانا بہت مشکل ہے ' اگرچه ملک کا صاف منظر اور عجیب و غریب نیلگون فضا تلاش مقصود کے لیے نہایت موافق تھي -

ان وجوہ سے صحیح طور پر طیاروں کي کوئي فوجي حیثیت نه بلقان میں تھي اور نه طرابلس میں ' اور نه حقیقي طور سے طیاروں کو فوج کا پانچواں حصه بنایا گیا جیسي که اب فوجي تجویز ہے - اطالیه نے لڑائي کے آخر زمانه میں چند اجرتي طیاروں کو نوکر رکھه لیا تھا ' لیکن بلقان میں صرف نو تعلیم بلقاني اور کچھه اجنبي طیار تھے -

مقالات

باب التفسیر

قصص القران

(۲)

قصص بني اسرائیل

بصائر و مواعظ ، نتائج و عبر

(توطیۂ تاریخیه)

اس سے پہلے که اصل مضمون شروع کیا جاے همکو پندرھویں صدي (ق م) میں مصر کے سیاسی حالات پر ایک نظر ڈالني چاهئے -

تقریباً دو هزار قبل مسیح حدود عرب سے ایک سامي قوم جو مختلف قبائل کا مجموعه تهي ' مصر پر حمله آور هوئي ' اور اسکو فتح کیا - عرب اسکو عاد ' ثمود ' اور معین وغیره قبائل کا مجموعه سمجھتے هیں ' اسرائیلي اوسکو " عمالیق " کہتے هیں ' اهل بابل و عراق کے هاں اوسکا نام " عریبي " اور " عموراني " هے ' اور خود مصري اوسکو بنظر تحقیر " شاشو " اور " هیک شاش " یعني " شاهان بادیه " اور " شاهان چوپان " کہتے هیں ' کیونکه که عرب کے سامي بادیه نشین در حقیقت اونٹوں کے چرواهے تھے -

مصر ' عهد قدیم سے دو حصوں پر منقسم هے : مصر بالا اور مصر زیریں - مصر زیریں بالکل بحر احمر کے کنارے حدود عرب کے مقابل واقع هے ' نهر سویز کے کھودنے سے پہلے بحر روم اور بحر احمر کے ما بین ' ایک چھوٹا سا خشک قطعه حاجز تھا ' جو مصر کو حدود عرب و جزیره نماے سینا سے ملاتا تھا - نهر سویز اسي خشک قطعۂ ارض کو کاٹکر اور ان دونوں دریاؤں کو باهم ملا کر بنائي گئي هے ' در حقیقت اس نهر نے اوس دیوار کو جو مشرق و مغرب یا یورپ و ایشیا کے درمیان حائل تھي ' منهدم کردیا ' جس سے سیلاب فتنۂ و بلاکو مغرب سے مشرق میں داخل هونے کے لیے نهایت آسان راسته مل گیا -

شاشو یا عمالیق اسي خشک راسته سے ' جزیره نماے سینا هوکر مصر زیریں میں چلے آئے - مصر کے خاص باشندے جو سام کے بھائي " حام " کي اولاد تھے ' شکست کھاکر مصر بالا میں چلے گئے - ان سامي فاتحین نے یہاں ایک عظیم الشان حکومت قائم کي ' جو تقریباً تین چار سو برس تک عمالیق کیلئے نشان فخر و امتیاز رهي - عام سامي قبائل مختلف اوقات و حالات میں اپنے هم نسب و خاندان قوم کے پاس بغرض استمداد و استعانت آتے جاتے رهتے تھے -

یهي سبب هے که بیسویں صدي (ق م) میں سرخیل قبائل سامیه حضرة ابراهیم خلیل کو بابل و عراق یعني کلدان سے حدود مصر و شام کي طرف آتے هوئے دیکھتے هیں ' اور پھر جب اس ملک میں قحط نمودار هوتا هے ' تو حضرت مع اپني بیوي ساره کے یہاں سے مصر کا رخ کرتے هیں - مصر زیریں کا سامي بادشاه جب ایک سامي خاندان کي آمد کي خبر پاتا هے ' اور اوسکے ساتھ ایک خاتون کا هونا بھي سنتا هے ' تو اوسکو اپنے قدیم خاندان سے اتصال کے شوق میں نکاح کا پیغام دیتا هے ' لیکن یهه سنکر که وه شوهر دار خاتون هے ' سوء قسمت پر افسوس کرتا هے ' اور بالاخر سعادت اتصال خاندان اسطرح حاصل کرتا هے که اپني بیٹي " هاجره " کو حضرت کي خدمت میں دیتا هے ' جس سے اسماعیلي عربوں کي نسل پیدا هوتي هے - (۱) حضرت ابراهیم اپني دونوں بیویوں کے ساتھ بیل ' گدھا ' خچر اور اونٹ وغیره بہت سامان جهیز میں لیکر کنعان واپس آتے هیں -

حضرة ابراهیم کے دو بیٹے اسماعیل و اسحاق هوئے - اسماعیل ملک عرب میں آباد هوئے اور اسحاق (ع) کنعان میں اپنے باپ کے جانشین هوئے اسحاق سے یعقوب پیدا هوئے - جنکا دوسرا نام " اسرائیل " تھا - انکي اولاد " بني اسرائیل " یعني فرزندان اسرائیل کہلائي ' اور خدا نے خود اپني زبان سے انھیں برکت دي -

حضرت یعقوب کے باره بیٹوں میں سے جنکي نسل سے بني اسرائیل کے باره گھرانے قائم هوئے ' ایک بیٹے حضرت یوسف تھے - بھائیوں کے اوسي تحاسد برادرانه سے مغلوب هوکر ' جس نے اس سے پہلے اسي گھرانے کے دو اور بھائیوں یعني " اسماعیل و اسحاق " میں افتراق کردیا تھا ' اپنے بھائي یوسف کو ایک اسماعیلي قافله کے هاتھ جو عرب سے مصر کو جا رها تھا ' بیچ ڈالا - عجائب ایام دیکھو که آخرالامر بني اسحاق اور بني اسماعیل کا اس عجیب طریقے سے اتصال هوا -

مصر پهنچکر اسماعیلي قافله نے حضرت یوسف کو ایک مصري سردار کے هاتھ فروخت کر ڈالا ' جہاں " عزیز " کي بیوي اور حضرت یوسف کا واقعه پیش آیا اور انهیں قید خانے جانا پڑا ' بالاخر تعبیر خواب کي تقریب سے شاه مصر کے دربار میں پهونچے - بادشاه کو جب یه معلوم هوا که یه ایک سامي النسل نوجوان هے ' تو وه نهایت مسرور هوا که وه فرزند سے محروم تھا ' اور رفته رفته اوسنے زمام حکومت حضرت یوسف کے هاتھ میں دیدي -

حضرت یوسف نے اب مناسب سمجھا که اپنے خاندان کو کنعان سے جہاں وه مبتلاے قحط تھا ' مصر بلا لیں ' کیونکه یہاں اب اوس کے لیے حکومت کا سامان تھا - حضرت یعقوب مع اپنے خاندان کے مصر آگئے - شاه مصر نے بزرگ خاندان سام کا استقبال کیا اور جاگیر و مناصب اونکو عطا کیے - حضرت یعقوب نے اتحاد نسل کے اظهار کے لیے کہا که " هم بھي اے پادشاه چرواهے هیں "

(۲)

اس واقعه سے تقریباً تین سو برس بعد تک اسرائیل کي اولاد ملک مصر میں بڑھتي اور پھیلتي گئي ' لیکن خود اصل حکمران

---

(۱) یهودیوں نے اس قصه کي که " شاه مصر نے زبردستي حضرت ساره کو اپنے تصرف میں لانا چاها تھا اور بالاخر حضرت ساره کي کرامت دیکھکر اور یهه سنکر که اسکا شوهر موجود هے ' اپنے اراده سے باز رها " صرف یهي حقیقت اصلي هے جو هم نے بیان کي - مزید تفصیل البصائر کے باب التفسیر میں هوگي

حضرت هاجره ام اسماعیل کو لونڈي کهنا بھي یهودیوں کي حاسدانه جهالت هے ' اور افسوس هے که مسلمان بھي غلطي سے اسکا یقین کرتے هیں - حالانکه خود یهودیوں کي تاریخ سے اسکي پوری تردید هوتي هے - منه

سامی خاندان روز بروز ضعیف ہوتا گیا یعنی عاقبة الامر جیسا کہ ہمیشہ اہل ملک بیرونی قوم پر غالب آتے ہیں ' سامی خاندان جو مصر قدیم کا باشندہ تھا ' غالب آگیا اور سامیوں کو مصر سے نکالدیا صرف بنی اسرائیل جو در اصل دوسرا سامی خاندان تھا اور عہد یوسف (ع) سے مصر کے ایک سرسبز و شاداب قطعۂ ارض پر قابض تھا ' ملک میں باقی رہ گیا -

" اسرائیل کی اولاد برو مند اور فراواں ہوئی ' اُس نے نہایت زور پیدا کیا ' اور زمین اُن سے معمور ہوگئی ' تب مصر میں ایک نیا بادشاہ (یعنی نئی بادشاہی) جو یوسف کو نہ جانتا تھا ' پیدا ہوا اور اوسنے اپنے لوگوں سے کہا :

دیکھو ! بنی اسرائیل ہم سے زیادہ قوی تر ہیں ' آؤ ہم اونکے ساتھہ ایک دانشمندانہ چال چلیں ' تا نہو کہ جب وہ اور زیادہ ہوجائیں اور جنگ پڑجاے تو ہمارے دشمنوں سے مل جائیں ' ہم سے لڑیں اور ملک سے نکل جائیں -

اسلیے مصریوں نے اون پر خراج کے لیے محصل بٹھاے تاکہ وہ سخت کاموں کے بوجھہ سے اون کو ستائیں - ان محصلوں نے فرعون کے لیے شہر (فیثوم) اور (رعمیس) میں خزانے بنواے " (خروج باب ۱ : ۱۴)

لیکن سنن الہیہ کا یہ قاعدہ جاری ہے کہ قوت حاکمہ ملت محکومہ کو جسقدر دباتی ہے اوسیقدر وہ اور اُبھرتی ہے ' اور جسقدر اوسکے مظالم میں اشتداد ہوتا ہے ' اتناہی خیال انتقام ' ملت محکومہ کے بازوؤں میں زور اور ارادوں میں عزیمت پیدا کردیتا ہے -

مصریوں نے اسرائیل کی اولاد کو جتنا دکھہ دیا وہ اور زیادہ بڑھی کہ ایسا ہونا سنت الہی کا اقتضا تھا -

* * *

تم نے دیکھا ہوگا کہ ربڑ کے ایک گیند کو جب ایک بچے نے تمہارے سامنے زمین پر پٹکا تھا تو رد عمل کیلیے جس قوت دفع سے وہ پٹکا گیا تھا ' اوسی قوت دفاع کے ساتھہ وہ زمین سے بلند ہوا - زخم کے مواد فاسد کو اگر نکلنے کا راستہ ندوگے تو کیا وہ آخر کار ناسور بنکر باہر نہ بہہ جائیگا جسکا اندمال موت کے سوا ممکن نہیں ؟

کوہ آتش فشاں کی حقیقت کیا ہے ؟ اوس حرارت و جوش کی ایک لہر ہے جسکو زمین سے نکلنے کی راہ ندی گئی - آخرالامر طبقات زمین کی دیواروں کو توڑکر قلۂ کوہ کو ہلاتی ہوئی باہر نکلی ' اور دور دور تک آبادیوں کو بے نشان کردیا !

لوگ مکانوں میں پانی نکلنے کیلیے راستے بناتے ہیں کہ اگر ایسا نہو تو ایک ہی برسات میں مکانوں کی بنیادیں ہل جائیں -

* * *

مصری اب بنی اسرائیل کی کثرت و قوت سے خوف زدہ ہوے انہوں نے بنی اسرائیل سے کام لینے میں سختی کی - ذلیل ' سافلانہ ' اور نیچے درجہ کی ہر قسم کی خدمت اون سے لیکر اونکی زندگی تلخ کردی " کیونکہ اونکی وہ ساری خدمتیں جو وہ کرتے تھے مشقت اور ذلت کی تھیں " (خروج ۱ : ۱۵)

(۳)

فطرت اپنی ضرورتوں کو آپ پورا کرتی ہے - ایک صحرائی حیوان اگر کسی کوہستان میں پہونچ جاے تو چند نسلوں کے بعد کوہستانی زندگی کے لائق اوسکے ناخن ' پنجے ' جبڑے ' اور روئیں خود بخود ہو جا لینگے - اگر کسی گرم ملک کے حیوان کو برفستان میں پرورش کرو تو چند انقلابات نسلیہ کے بعد شدید برودت و برف کے تحمل کے لائق وہ خود اپنا جسم طیار کرلیگا -

جب زمین میں گرمی ' ہوا میں تپش ' اور موسم میں امسس ہوتی ہے تو دست نصرت الہیہ بارش کیلیے ابر کی چادر خود ہوا میں پھیلا دیتا ہے - اگر ایسا نہو تو مدبر عالم کی شان تدبیر و تہیۂ اسباب کی تعقیر ہو - وہ ہر ضرورت کو پیدا کرتا ہے اور پھر خود ہی اوسکے لیے تہیۂ سامان و اسباب کرتا ہے ' وما ذالك عليه بعزيز -

پس جب کوئی قوم مضطر و مضطرب ' شدائد و خطرات سے محاط ' آلام و مصائب کا مرجع ' قہر و جبر و اکراہ کا نشانہ ' انواع تشدید و تعذیب کا ہدف ہو ' تو یقین کرو کہ خداے مدبر عالم کا دست تدبیر مصروف کار ہے ' اور سد ضرورت کیلیے وہ خود ہی سامان پیدا کررہا ہے ' کیونکہ خود اسی نے تو پہلے ضرورت بھی پیدا کی -

بنی اسرائیل مصر کی سر زمین میں انواع قہر و تعذیب میں گرفتار تھے ' ضرورت پیدا تھی ' پس خدا نے نظراً تہالی ' اور اوسنے موسی کو "وادی طوی" میں "جبل طور" کے نیچے کھڑا دیکھا ' وہ پکارا :

اذهب الى فرعون انه طغى (۲۰ : ۲۵)

موسی ! فرعون کے پاس جاؤ ' اب اوسکا طغیان حد کو پہونچ چکا -

موسی (ع) تنہا لیکن حق و صداقت کی جمعیت غیر مرئیہ کے ساتھہ ساتھہ ' جبل طور سے اُترا ' اور دربار شاہی کا رخ کیا - اُس نے فرعون کو خطاب ربانی سنادیا :

فارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذ بهم قد جئناك بآية من ربك ' والسلام على من اتبع الهدى ' ان قد اوحي الينا ان العذاب على من كذب و تولى - (۲۰ : ۴۹)

بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھہ جانے دے ' انہیں دکھہ نہ دے ' ہم خدا کی نشانی تیرے پاس لائے ہیں ' اگر اس نشانی کی اطاعت کریگا ' تو سلامت رہیگا ' ورنہ خدا نے ہمکو بتایا ہے کہ جو اس نشانی کو تسلیم نہ کریگا وہ آخر الامر گرفتار عذاب ہوگا -

(٤)

وہ ' جو دنیاوی ساز و سامان پر مغرور ' حکومت فانیہ کے نشہ سے چور ' اور اپنی قوت و استیلا اور قہر و جبر پر متکبر ہیں ' وہ ہر صداے اصلاح ' اور ہر نداے موعظت کو اپنے لیے صاعقۂ موت اور صیحۂ قیامت سمجھتے ہیں : يحسبون كل صيحة عليهم (۶۳ : ۴) وہ صداے اخلاص و موعظت کے استماع کی قوت نہیں رکھتے کہ اون کا دل اون سے کہتا ہے : " یہ صداے اخلاص و موعظت نہیں ' ہماری حکومت قائمہ کیلیے دراے رحیل ہے "

وہ اعمال تنبیہ و اصلاح کے دیکھنے کی قوت نہیں رکھتے کہ اونکا نفس اونکو کہتا ہے : " یہ اعمال تنبیہہ و اصلاح نہیں ' ہماری عزت و قوت کے غیر فانی جسم کیلیے سازش قتل و سامان موت ہے "

کبھی وہ داعی و منادی حق کو خطاب کرتا ہے :

" میں تمہاری آواز سے ڈرتا ہوں کہ اوس سے میرے کنگرۂ حکومت کو لرزش ہوتی ہے "

کبھی وہ خود اپنی قوم کے افراد صالحہ کو آواز دیتا ہے :

" ہاں ! اسکی صداے جاذب اور نداے دل ربا سے متاثر نہ ہونا ! یہ تم کو اپنی آواز مغناطیسی سے معمول کرکے حکم دیگا کہ ان میٹھے چشموں ' ان سرسبز میدانوں ' اور ان بلند خیموں سے نکل جاؤ کیونکہ اب ان کا مالک آتا ہے اور تم ان پر بغیر حق کے قابض تھے "

فرعون نے موسی کو کہا جو اُس عہد کا داعی اور حق کا منادی تھا : اے موسی ! کیا اس لیے تو ہمارے اجئتنا لتخرجنا ' من

ارضنا بسحرک یموسی؟	پاس آیا ہے کہ اپنے زور سحر سے ہم کو
(۲۰ - ۵۹)	ہماری حکومت سے بے دخل کردیے ؟

پھر اپنی قوم کے اُن رجال صالحین کی طرف مخاطب ہوا جن کا قلب حق کا مستقر ' جن کے کان استماع صداقت کے لیے مستعد' اور جنکے ہاتھ اعانت ضعفا کیلیے بلند رہتے ہیں اور جنکی حسب تدبیر الہی کسی عہد و ملک میں کمی نہیں ' اور کہا :

ان ہـذان لسحـرن	یہہ ساحر ہیں جو چاہتے ہیں کہ تمکو
یریدان ان یخرجکم من	تمہارے ملک و حکومت سے بے دخل
ارضکم بسحرهما ویذهبا	کردیں ' اور تمہارے بہترین طریقۂ
بطـریقتکـم المثلی '	و تہذیب کـو بـرباد کردیں ' کولی
فا جمعوا کیدکم ثم ائتو	تدبیـر متفقـاً سوچو' اور پھـر صف
صفا ' وقد افلح الیوم من	بہ صف مقابلہ کیلیے آجاؤ - آج جو باند
استعلی - (۲۰ : ۶۷)	رہا ' وہی کل کو کامیاب ہوگا -

جب کوئی ضعیف و کمزور قوم آمادۂ اعانت حق ہوتی ہے ' تو اعداے حق و صداقت اپنی قوت و طاقت کے عجیب و غریب کرشموں سے اوسکو مرعوب کرنا چاہتے ہیں ' اونکے فرمان سزا اور فرد تعزیری تحریریں زہرناک سانپوں کی طرح ادھر اودھر دوڑتی نظر آتی ہیں ' حالانکہ وہ بے جان ہوتی ہیں -

فا ذا حبـا لہم وعصیهـم	جادوگران فرعون کی رسیاں اور ڈنڈے
یخیل الیہ من سحرهم	اونکے زور سحر سے ' ایسا خیال ہوتا تھا کہ
انها تسعی (۲۰ - ۶۹)	(گویا) سانپ بن بن کر دوڑ رہے ہیں !!

ناصر حق اور داعی صداقت چند لمحوں کے لیے خوف سے کانپ جاتا ہے کہ آخر وہ بھی انسان ہے -

فاوجس فی نفسہ خیفۃ	حضـرۃ موسی نے اپنے دل میں ڈر
موسی - (۲۰ : ۷۰)	محسوس کیا -

مگر پھر معا خداے مجیب الدعوات کی آواز غیر مسموع دل کو تسلی بخشتی اور روح کو اطمینان دیتی ہوئی سنائی دیتی ہے :

لا تخف انک انت الا	اے ناصر حق و صداقت ! ! خوف نہ
علی ! (۲۰ : ۷۱)	کر کہ غلبہ تیرے ہی لیے ہے -

ہاں ! تیـرے پاس شمشیـر آہنی نہیں لیکن تیـرے دہنے ہاتھہ میں لکڑی کا ایک خشک آلہ ہے - اس " آلۂ معجزنما " سے دشمنوں پر حملہ آور ہو کہ یہ اون کی شہرت کا چراغ گل ' اُن کے سازو سامان کی نمائشی چمک کو دھندھلا ' اور اونکے سفاکانہ امن اور جابرانہ عدل کے ایوان کو متزلزل کردیگا : .

القا ما فی یمینـک	موسی ! اپنے دہنے ہاتھہ کی لکڑی ڈال دے -
تلقف ما صنعوا ' انما	انہوں نے اپنے تصنع و فریب سے جو کچھہ بنایا
صنعوا کیـد سحر ' ولا	ہے اُسکو نگل جائیگی ' یہ صرف ساحرانہ
یفلـح الساحر حیث	فریب و تدبیـر ہے ' جو کسی طرح آخـراً
اتی - (۲۰ - ۷۲)	کامیاب نہیں ہوسکتی -

(٦)

صداقت ایک معجزہ ہے جو اپنی تاثیر کے لیے شرمندۂ اسباب نہیں - وہ جو دشمن ہیں ' وہ جو عداوت رکھتے ہیں ' وہ جو اپنی قوت و استیلا پر مغرور ہیں ' صداقت کا جب ظہور ہوتا ہے تو منہہ کے بل گر پڑتے ہیں کہ ہم نے صداقت آسمانی کو بادلوں سے اُترتے دیکھا اور قبول کیا :

فالقی السحـرۃ سجـدا	" ساحر جو اپنی قوت سحر کے زور پر
قـالـوا : آمنـا بـرب	موسی کے مقابلہ کو نکلے تھے ' حق کا
هـارون و مـوسـی	نشان دیکھہ کر اطاعت کے لیے سجدہ
(۲۰ : ۷۳)	میں گر پڑے ' اور پـکار اُٹھے ہم نے

خداے ہارون و موسی کا نشان دیکھا اور قبول کیا "

شریر فرعونیوں کی آنکھیں روشن ' لیکن دل اندھے ہوتے ہیں ' اسلیے کہ وہ اپنی قوت پر مغرور اور نشۂ حکومت سے مخمور ہیں - لوگ جب روشنی کو چشمۂ خورشید سے طلوع ہوتے ہوے دیکھتے ہیں ' تو کہتے ہیں کہ روشنی طلوع ہوئی اور ہم نے دیکھا - وہ جو کہتے ہیں کہ " روشنی طلوع ہوئی اور ہم نے دیکھا " دل کے سچے ہیں اور آنکھہ کے بھی ' لیکن فرعونی اُن سے کہتے ہیں کہ جب ہم نے نہیں کہا کہ دیکھا ' تو تم نے کس کو دیکھا اور قبول کیا ؟

فرعون نے کہا : کیا تم میری ہیبت سے نہ ڈرے ؟ کیا تم میرے زور حکومت سے مرعوب نہوے ؟ کیا تم میری قوت تعزیر سے خوف زدہ ہوکر نہ کانپے ؟ تم کس کی صدا کو قبول کرتے؟ اور کس کی روشنی کو نور کہتے ہو؟ تم کہو کہ نہ ہم سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں' ورنہ تم دیکھتے ہو کہ جلاد کی تلوار تمہارے سامنے ہے اور سولی کا درخت تمہارے پیچھے -

قال ا آمنتم قبل ان آذن	فرعون بولا ! بغیر میرے کہے تم نے
لکم ' انہ لکبیرکم الـذی	قبول کرلیا ' موسی تم سب کا سحر
علمکم السحر ' فلا قطعن	میں استاذ ہے - اس قبول سے فوراً انکار
ایدیکم وارجلکم من خلاف	کرو ' ورنہ تمہارے ہاتھہ پاؤں ٹکڑے
ولا صلبنکـم فی جذوع	کر دیں گے ' اور تم کـو کسی درخت
النخل' و تعلمن اینا اشد	کے تنہ میں لٹکا کر سولی دیدیں گے '
عذابا و ابقی (۲۰ : ۷۴)	دیکھو تو کسکا عذاب سخت اور دائمی ہے؟

لیکن جو سنتے ہیں وہ کیونکر کہیں کہ نہیں سنتے ؟ اور جو دیکھتے ہیں وہ کیونکر کہیں نہ نہیں دیکھتے ؟ پھر اے قہر و ظلم کے تخت پر بیٹھنے والو ! اے حکومت فانیہ کا تاج سرپر رکھنے والو ! اے قوانین ظالمہ و قواعد جائرہ کی تلواریں چمکانے والو ! اور اے جلا وطنی اور سولی سے ڈرانے والو ! ہم تمہاری قوت جانتے ہیں لیکن مانتے نہیں - ہم تمہاری طاقت سے بے خبر نہیں ' لیکن ہم کو اوس کا ڈر بھی نہیں - تمہاری قوت و طاقت سے بھی پرے ہم ایک اور قوت و طاقت کو دیکھتے ہیں - جسم تمہارے ہاتھہ میں ہے لیکن دل تمہارے ہاتھہ میں نہیں - پس جو کچھہ کرنا ہو کر گذرو کہ دل نے جسکو دیکھا ہے اوسکے قبول و دعوت سے آسمان کے نیچے آے کوئی شی روک نہیں سکتی - کیا یہی جواب نہ تھا ' جو موسی پر ایمان لانے والوں نے فرعون کو دیا تھا ؟

لن نو ثرک علی ماجاءنا	" اے فرعون ! ہم کو خدا کی جو نشانیاں
مـن البینت و الـذی	پہونچ چکی ہیں جس نے ہم کو
فطـرنا ' فاقض ما انت	پیدا کیا ' اوس کو چھوڑ کر تیری اطاعت
قاض ' انما تقضی هـذہ	نہیں کرسکتے ' تجکو جو کچھہ کرنا ہے کرگذر !
الحیـوۃ ' انا آمنا بربنـا	تیرا حکم صرف ہماری اس دنیاوی
لیغفـر لنا خطـا یانا وما	زندگی ہی تـک ہے اور بس ' ہم
اکرهتنا علیہ من السحر'	اپنے خدا کے احکام کو قبول کر چکے ' تا
واللہ خیر و ابقی ' ان من	وہ ہماری خطاؤں سے درگذرے اور جن
یات ربـہ مجرماً فان لہ	برائیوں کے کرنے پر تونے مجبور کیا اوسکو
جہنم لا یموت ولا یحی '	بھلا دے - ہمارا خدا نیک اور دائم ہے -
و من یا تہ مومنـا قـد	خدا کے احکام کا جو مجرم ہوگا ' اوسکے
عمل الصلحت فاولئك	لیے جہنم ہے ' جسمیں نہ تو زندگی ہے
لهـم الـدرجت العلی '	کہ اوسمیں مسرت نہیں ' اور نہ موت ہے
جنت عدن تجری من	کہ تکلیف سے نجات نہیں ' اور جو خدا
تحتہا الا نهـار خلـدین	کے احکام کو مانے گا اور اوسکے بتاے
فیہا ' ذلـك جـزاء	ہوے نیک کاموں کو کریگا ' اوسکے لیے
مـن تـزکـی -	درجات عالیہ ہیں ' نیز باغ جاوید جسکے

نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ' اور در اصل یہ پاک لوگوں کے ایمان و ایقان کا پاک اجر اور پاک جزا ہے ! "

مراسلات

فتنۂ عمان

[مرسلۂ حضرۃ الادیب الفاضل احمد محمد شہیلي سکریٹري سلطان عمان]

چونکہ بندہ " الہلال " کے مطالعین میں سے ہے ' اسلیے مجھے ایک گونہ مجاز حاصل ہے ' کہ عمان کے متعلق جو غلط فہمیاں واقع ہو رہي ہیں ' انکو رفع کروں اور اصلي بغارت کا سبب ظاہر کروں کیونکہ مسئلہ عمان آج کل مطمح انظار جمیع بلاد و جرائد ہو رہا ہے -

" عمان " کے متعلق آپ نے دو یا تین مضامین شایع کیے ہیں ' میري نظر سے بھي گذرے ' جنکو شاید آپ نے جرائد اجنبیہ سے اقتباس کیا تھا ' مگر جس منصفانہ طریقہ سے آپ نے اس فتنہ کي نسبت اپني راے کا اظہار کیا ہے ' اسکے لیے اپ مشکور ہیں -

اکثر اخبارات نے اس شورش کے باب میں کج روالي اور افترا پردازي کو استعمال کیا ہے ' جسکو میں حقیقت حال سے لا علمي پر محمول کرتا ہوں' یہہ کوئي اصول بحث نہیں ہے کہ کسي تلغراف کے مختصر مضمون پر رائے زني کردي جاے ' یا محمد بن سعید (صدیق لیبرایسٹ) جیسے معکوس وطن پرست نامہ نگار کے مضمون پر آمنا و صدقنا کہدیا جاے - یا دو متنازع گروہ میں سے ایک کو اپني خواہش کے مطابق مخطي اور دوسرے کو مصیب ٹھیرا دیا جاے - یہ سراسر غلطي اور نادانی ہے : " و اذا حکمتم بین الناس فاحکموا بالعدل "

یہ آپ جانتے ہیں کہ بادیہ نشین اعراب میں ہمیشہ لڑائي جھگڑے ہوا کرتے ہیں - خصوصاً سرزمین " عمان " کے اندروني حصہ میں ' جہاں مدنیت نام کو نہیں ہے - جتنے شعوب و قبائل ہیں ' سب آپس میں ایک دوسرے کے سخت مخالف ہیں ' یہ قبائل دو فرقوں میں منقسم ہیں : " ہناوي " اور " غافري " (جنکو بني ہنا و بني غافر بھي کہتے ہیں) انمیں ہمیشہ خانہ جنگیاں ہوتي رہتي ہیں اور جب کبھي عارضي اتفاق ہو جاتا ہے تو اپنے حاکم سے برسر پرخاش ہوجاتے ہیں جس سے ان کا منشا محض سلب و نہب ہوتا ہے -

سنہ ۱۳۱۲ ھ میں قبائل ہناویہ کے قریباً چار سو مسلح اشخاص سلطان " مسقط " کے بھائي کي وفات پر تعزیت کے لیے مسقط آئے ہوے تھے ' جنکو سلطان موصوف نے نہایت عزت کے ساتھہ اپنے محل کے ایک حصہ میں فروکش کیا تھا - مگر ان میزبان کش مہمانوں نے وہ نمک حرامي کي ' جس کي نظیر مشکل سے ملیگي - یعني نصف شب کے وقت جبکہ تمام مخلوق غفلت کي نیند سو رہي تھي ' پہرہ داروں پر حملہ کردیا ' اور درمیاني دروازہ توڑ کر محل شاہي میں گھس پڑے اور بندوقیں چلاني شروع کردیں -

سلطان ایک مامون جگہ سے شب بھر انکا تنہا مقابلہ کرتے رہے - اور ایسا مقابلہ کیا کہ دشمنوں کو یہ گمان تھا کہ انکے ساتھہ کئي آدمی ہیں جو بارش کي طرح گولي برسا رہے ہیں ' مگر حقیقت میں وہ تنہا تھے - الغرض صبح تک سلطان نے پینتیس ۳۵ آدمیوں کو اپني گولیوں کا نشانہ بنا دیا ' اور جب یہ دیکھا کہ صبح کي روشني انکي تنہائي کو ظاہر کردیگي تو محل کو خیرباد کہکر ایک مخفي راستے سے اطمینان کے ساتھہ " قلعۂ جلالي " میں پہونچگئے ' جو محل سے تقریباً چار سو قدم کے فاصلہ پر ایک ٹیکري پر واقع ہے - (اسي واقعہ کو نیر ایسٹ لکھتا ہے کہ " سلطان کشتي میں بیٹھکر فرار ہوگیا تھا اور قلعۂ مذکورہ میں چند سال تک پناہ گزین رہا) -

وہاں سے وہ دشمنوں کا مقابلہ کرتے رہے - یہاں تک کہ سلطان کے انصار بني بو علي تحت قیادت امیر عبداللہ بن سالم مسقط آ پہونچے اور بلوائیوں سے لڑ کر اکثر مقامات پر قبضہ کر لیا -

المختصر اکیس (۲۱) روز کي خونریز لڑائي کے بعد ایک صلحنامہ قرار پایا (زباني) جس پر فریقین متفق ہوگئے اور پانچہزار بدوؤں نے ایک ہي روز میں مسقط چھوڑ دیا اور اپنے وطن کو روانہ ہوگئے - اثناے راہ میں سالار قوم شیخ صالح بن علي کو ایک نا معلوم مقام سے بندوق کي گولي آلگي جس سے جانبر نہ ہوسکا اور جس گدھے پر سوار تھا اسي کي پشت پر اپنے کیفر کردار کو پہونچا : والجزاء من جنس العمل -

ان دنوں جو شورش برپا ہے ' یہ اسي کے لڑکے کي شرارت ہے جسکا نام عیسی بن صالح ہے ' مگر باني فتنہ ایک اندھا شخص ہے جسکو عبداللہ بن حمید السالمي کہتے ہیں - یہ شخص خود کو علامۃ الدہر و مصلح العصر و مجدد طائفۂ اباضیہ تصور کرتا ہے - یہ دونوں اشخاص سلطان کے وظیفہ خوار ہیں - اور جتنے لوگوں نے انکا ساتھہ دیا ہے وہ بھي سلطان ہي کے نعمت پروردہ ہیں اور انکي عوائد جمیلہ سے ہمیشہ سرفراز ہوتے رہے ہیں - مگر کفران نعمت نے انہیں ابھارا اور محسن کشي پر آمادہ کردیا - جس کي پاداش انہیں ضرور ملني چاہئے ' عاجلاً او آجلاً -

بظاہر جو بغارت کے اسباب بتائے جاتے ہیں یہ صرف حیلے حوالے ہیں کہ بدویوں نے انسداد اسلحہ کي وجہ سے بلوا کردیا ہے - ممکن ہے کہ یہ وجہ بھي ہو ' مگر في الحقیقت یہ ایک قدیم دشمني کے نتائج پر مبني ہے اور اس کور باطن و ظاہر کو ملک گیري کا خیال پیدا ہو گیا ہے - تعجب تو یہ ہے کہ عبداللہ بن حمید نے اپنے ہي داماد کو امام عادل مقرر کیا ہے اور اسي کے ہاتھہ پر سب سے بیعت بھي کرالي ہے - اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ کہاں تک حق پر ہے ؟

اس وقت تک جس قدر ممالک باغیوں کے قبضہ میں آئے ہیں سب بلا حرب و قتال ' کیونکہ عبداللہ نے پہلے ہي سے بعربوں کو اور ان ممالک کے باشندوں کو ملا رکھا تھا - اور عہد و پیمان کر لیا تھا - علاوہ ازیں انکو یہ بات سمجھا دي تھي کہ امام اور اسکے ساتھیوں پر بندوق کي گولي کارگر نہ ہوگي ' جسکو جاہلوں نے سچ مان لیا اور ابھي تک معتقد ہیں ' غرض اس قسم کے مذہبی پہلو سے اسنے اپنے کو معتقد علیہ بنا لیا ہے -

" اسمائل " پر امام کا حملہ ہونے سے پیشتر سہد ناد و کے ہمراہ تین ہزار سے زیادہ فوج تھی اور شہر کے باشندے بھي امداد و مدافعت کے لیے سینہ سپر نظر آتے تھے مگر امام کي آمد پر ساري فوج اور

کل رعایا برگشتہ ہوکر دشمنوں سے جا ملي ' جیسے قرق قلعہ سي اور لولو برغاس کے موقع پر عیسائي سپاہیوں نے ترکوں کا ساتھہ چھوڑ دیا تھا - سید نادر صرف اپنے پچاس ہمراہیوں کے ساتھہ رہگئے تھے - اس موقف حرج کو دیکھکر انہوں نے قلعہ بند ہونا مناسب سمجھا ' اور ایک مہینہ تک اپنے چند ساتھیوں کے ساتھہ ہزاروں معاصرین کا مقابلہ کرتے رہے ' اور عبد اللہ کے اس گولي نہ لگنے والے طلسم کو توڑ ڈالا ' انکے صرف دو آدمي کام آئے اور دشمنوں کو اپني لاشوں کے لیے فیا قبرستان آباد کرنا پڑا -

آخر میں جسوقت قلعہ کي رسد میں کمي واقع ہونے لگي تو سید نادر سے ایک عارضي صلح کي تحریک کي جسکو فوراً امام نے منظور کر لیا ' اس ترکیب سے سید نادر اپنے رفقا کے ساتھہ بعزو احتشام قلعہ سے نکل کر مسقط آپہونچے ' چونکہ التوا کي میعاد پندرہ روز کي مقرر تھي اسلیے اسکے ختم ہونے پر امام نے قلعہ کو اپنے قبضہ میں لے لیا -

اس ہفتہ کي ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ امام کے مریدوں میں اختلاف واقع ہو رہا ہے ' حمیر اور عیسے بن صالح اپنے اپنے وطن کو چلے گئے ہیں ' عبد اللہ اور امام (سمائل) میں مقیم ہیں ' (سمائل) کے بعض عربوں نے جو بني رواحہ کہلاتے ہیں سلطان کي خدمت میں ایک درخواست پیش کي ہے جسمیں مالي اور سلاحي امداد کا مطالبہ کیا ہے - سلطان نے اس درخواست کو نامنظور کردیا - برٹش گورمنٹ کو مسقط سے خاص دوستانہ تعلق ہے - اس بنا پر اوس نے سلطان کي امداد کے لیے کافي استعداد بہم پہونچائي ہے ' اور مسقط سے کچھہ دور پر چھاؤني ڈال رکھي ہے ' تاکہ اگر بدویوں نے ہجوم کیا تو باہر ہي باہر روک دیے جائیں -

خاتمہ پرمیں بھي آپکي طرح یہي کہونگا کہ " الفتنہ نائمۃ لعن اللہ موقظہا " و قال اللہ تعالی : ضرب اللہ مثلاً ' قریۃ کانت آمنۃ مطمئنۃ یاتیہا رزقہا رغداً من کل مکان ' فکفرت با نعم اللہ ' فاذا قہا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون - بقلم : ابوالحارث ۲۰ شوال سنہ ۱۳۳۱

(الہلال)

مسلمان آج جن مصائب میں مبتلا ہیں' ان کي بنا پر اب یہ سوال باقي نہیں رہا ہے کہ زید حق پر ہے یا عمر؟ سوال یہ ہے کہ فوائد اسلامیہ کي کس کي ذات سے امید ہے ؟ عمان بقیہ ارض مقدس اسلامي کا ایک ٹکڑا ہے ' اس لیے بہرحال اوس کو مقدس رہنا چاہیے - لیکن یہہ دیکھکر ہر مسلم قلب کیوں نہ دو نیم ہو کہ مسلمان ابھي تک زید و عمر ہي کا سوال کر رہے ہیں -

سرزمین عرب کا ایک ایک گوشہ تقدیس و تمجید کي ایک ایک اقلیم ہے ' پس جو اجنبي ہاتھہ اوس کے ایک گوشے کو ناپاک کرتا ہے ' وہ تقدس و مجد اسلامي کي ایک پوري اقلیم کو تباہ کر رہا ہے ' اس لئے ہمکو صرف اوس تیغ آزمائے مقدس کا انتظار ہے ' جو اپنے ایک وار سے دست نجس اجنبي کي جنبش کو باطل کردے کہ دامان قدس و مجد اسلامي مصئون رہے' فہل من رجل یصون ثوب الاسلام ؟

میں نے آپکي تمام تحریر میں صرف اس سطر کو ڈرتے ڈرتے پڑھا ہے کہ " برٹش گورنمنٹ کو مسقط سے خاص دوستانہ تعلق ہے اس بنا پر اوس نے سلطان کي امداد کے لیے کافي استعداد بہم پہونچا لي ہے " ہم یورپ کي محبت ہي سے ڈرتے ہیں کہ وہ عداوت کي پہلي منزل ہے - المودۃ تتبعہ التجارۃ و التجارۃ تتبعہ الرایۃ ' اس لیے ہم مسلمانان عالم یہ نہیں پوچھتے کہ سلطان کے ساتھہ کیا خیانت ہوئي ؟ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ عمان کے ساتھہ کیا خیانت ہولي ؟ ہم اس خبر کے طالب نہیں کہ سلطان کي امداد و اعانت کے کیا اسباب بہم پہونچائے جا رہے ہیں ؟ بلکہ یہہ جاننا چاہتے ہیں کہ عمان کي امداد و اعانت کے کیا اسباب بہم پہونچ رہے ہیں ؟ فہل من مجیب ؟

تاریخ حیات اسلامیہ

الہلال اور پریس ایکٹ

زان دل شوریدہ را بر نارک خود مي نہم
کا شیان مرغ محبوں شد دل شیداے من

اس عہد مذلت و مصیبت میں کہ ہر مسلم ہستي کیلیے جینا ننگ و عار ہے ' ہمیں اپنے دل و جان ' دونوں اسلیے پیارے ہیں کہ ایک تو الہلال کے سوز عشق سے داغدار ' اور دوسرا درد محبت سے بیقرار ہے - الہلال کي محبت کو ہم تو سچے دل سے گویا خدا اور رسول کي محبت سمجھتے ہیں - ہمیں وہ بھولي ہوئي تعلیم یاد دلائي گئي ہے جسے فراموش کرکے ہم خسر الدنیا والاخرہ کے پورے مصداق بنچکے تھے - ہم اپنے اعتقاد میں اوسي شخص کو مسلمان جانتے ہیں جو الہلال کا سچے دل سے والہ و شیدا ہو - وہ جسد بے روح جنہیں کل تک دنیا و ما فیہا کي خبر تک نہ تھي ' آج متحرک ہي نہیں ہیں بلکہ میدان عمل میں اہل قوت سے بھي آگے نکل جانے کا قصد کرتے ہیں - اہل بصیرت دیکھیں کہ یہ الہلال ہي کي صداے حق انتما کا معجزۂ مبین ہے - کسے خبر تھي کہ یہ عروس حق و صداقت بے نقاب ہوتے ہي اپنے جمال باطل سوز سے دلوں کو مسحور کرکے اک تازہ روح پہونکدیگا ؟ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء -

ضمانت الہلال کي یکا یک خبر سنکر دل کو بہت قلق ہوا - طبیعت دیر تک بیچین رہي ' لیکن جب اس واقعہ کي حقیقت پر غور کیا تو چپکے چپکے اک خیال نے تسکین دیدي ' اور دل خون گشتہ اس نو عروس غم سے یہ کہکر ہم پہلو ہوگیا :

کام جاں را تازہ کردي اى غم لذت سرشت !
نے غلط گفتم ' چہ غم اى من و رائے سارائے من !
من کہ مستي کردن از خون جگر آموختم
ننگ ہوشم باد گر جز خون بود صہباے من

بجاے شکوہ کے گورنمنٹ بنگال کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اسنے پني خوشي یا کسي کے ایما سے الہلال کي ضمانت لیکر اوسمیں اور چار چاند لگا دیے - لیکن اسکے ساتھہ ہي اوسے یاد رکھنا چاہیے کہ تنکوں سے دریا کا سیلاب نہیں رک سکتا - دو ہزار اور دس ہزار کي ضمانت تو کیا بلا ہے؟ اس دریاے رحمت الہي کي رواني کو انشاء اللہ پھانسي کي سختیوں بھي نہیں روک سکتي - ہزاروں کیا بلکہ لاکھوں جانفروش اپنا زور و توانائي دکھانے کیلیے ایک اشارۂ چشم کے منتظر ہیں - گورنمنٹ ہند کو خوب معلوم ہے کہ الہلال اک اسلامي مذہبي رسالہ ہے - اس کے مٹانے کي تمسخر انگیز سعي کرنا گویا مسلمانوں کے مذہبي جذبات کو پامال کرنا ہے - تمام مسلمان باستثناے چند ملت فروش منافقین کے ' گورنمنٹ کي ایسي کارروائیوں کو نہایت غیظ و اضطراب کي نظر سے دیکھہ رہے ہیں - کبتک اس جور بیجا اور ستم ناروا کے ہم مورد رہینگے ؟ اور کہانتک ہم اپنے دلي جذبات اور مذہبي تقدیس کو پامال ہوتے دیکھیں گے ؟ کاش وہ گردنیں جو ان جبر و استبداد کي رسیوں کے حلقوں کو زینت گلو سمجھتي ہیں ' کٹ جائیں ' تاکہ قوم کے جسم کو اس رذل دوش سروں کے بار سے نجات حاصل ہو - اب تو مسلمان مسلمان ہوکر زندہ رہنا چاہتے ہیں - آخر اس بت پرستي کي کوئي حد بھي ہے ؟

ادبیات

شرایط صلح

لوگ کہتے هیں که حکام هیں آمادۂ صلح * یه اگر سچ هے تو جز خوبي تقدیر نہیں
لیکن انعام گراں قدر و وظایف کي طمع * یه حقیقت میں کوئي صلح کي تدبیر نہیں
مایۂ بحث اگر هے تو فقط مسجد هے ' * دیت قتل شہیدان جواں مید نہیں
داد خواہِ حق مسجد هیں اسیران جفا * ورنه اُن کو گلۂ سختي تعذیر نہیں
هم سے خود ذوق اسیري نے یه کانوں میں کہا * که " خم طرۂ محبوب هے ' زنجیر نہیں "

* * *

جزو مسجد کو اگر آپ سمجھتے هیں حقیر * آپ کے ذهن میں اسلام کي تصویر نہیں
آپ کہتے : " وضوخانه تھا ' مسجد تو نه تھي " * یه بجا مسئلۂ فقه کي تعبیر نہیں
آپ اس بحث کي تکلیف نه فرمائیں که آپ * حامل فقه نہیں ' واقف تفسیر نہیں

* * *

بند کرتے هیں جو یه آپ جراید کي زباں * یه بھي کچھه مانع آزادي تحریر نہیں
اور بھي برهمي طبع کا سامان هے یه * فتنۂ عام کے دبنے کي یه تدبیر نہیں
فتح اسطرح کیا کرتے هیں اقلیم قلوب : * تیر ترکش میں نہیں ' هات میں شمشیر نہیں
آور هي کچھه هے گرفتاري دل کي تدبیر * سختي طوق و گراں باري زنجیر نہیں
جبر سے برهمي عام کا رکنا هے محال * یعني اس خواب پریشاں کي یه تعبیر نہیں

* * *

داد خواهوں سے هز آنر نے جو ارشاد کیا * که " یه حکم ازلي قابل تغئیر نہیں "
حسن ظن کے جو گنه گار تھے ' یه بول اُٹھے : * اس مرقع میں بھي انصاف کي تصویر نہیں !
هم اسیران محبت سے یہي هے جو سلوک * پھر نه کہیے گا که فتراک میں نخچیر نہیں

(شبلي نعماني)

فکاهات

گناه نفع بخش

مپرس حال شہیدان کانپور زمن * نه بیدریغ حریفان زدند تیغ هلاک
پولیس را ملۂ خدمتش عطا کردند * " از آں گناه که نفعے رسد به غیر ' چه باک ؟ "

(اشعري)

در بازوے قدرت تو مضمر صد زور کمان آفرینش
برخیز کہ شور کفر برخاست اے فتنہ نشان آفرینش

پانچ روپیہ کي حقیر رقم ضمانت الہلال کے فنڈ میں داخل کیجاتي ہے ' قبول فرمائیں - اور اس مضمون کو اخبار میں تھوڑي سي جگہ دیں

داعي بالخیر ' سید عبد الحکیم سیف '(رئیس شاہجہاں پور)

الله تعالي اپکي سعي بلیغ کو بار آور کرے اور آپکے متبعین کو استقامت دائمي عنایت فرماے - جس کوہ وقاري سے آپ اپنے ارادہ پر مستقیم ہیں خداوند اسلام سب مسلمانوں کو جلد اسي روش پر لاے -

گورنمنت نے اگر ضمانت لي ہے ' تو کیا ہماري جانوں کو بھي اسنے لے لیا ہے ؟ نہیں ہماري جانیں تو اوس قادر ذو الجلال کي ملک ہیں - جسنے ہمیشہ راستبازوں ' حق گوؤں ' اور صادقوں کي مدد کي ہے -

پہلے میرا دل مضطرب تھا ' بلکہ دوسرے معنوں میں نا امید تھا مگر الحمد لله کہ اپکي تحریروں نے مطمئن کر دیا ' یعني مسلمان بنا دیا - میرے پاس کیا ہے جو میں آپکي نذر کروں ؟ ہاں اوس خداے کریم کي دي ہوئي جان حزیں ہے جو غیر الله کے آگے کسي قسم کا بھي عجز کرنیکو کفر تصور کرتي ہے ' یا پھر اس جان کا جمع شدہ عرق - جو بصورت روپیہ پیسہ کے ملتا ہے - علاوہ قیمت الہلال اور البصائر میں ایک روپیہ ماہوار ہمیشہ کیلیے نذر کرونگا اگر قبول فرمائیں تو جواب آنے پر انشاء الله تین ماہ کي تین قسطیں بذریعہ مني آڈر بھیجدونگا -

گر قبول افتد زہے عز و شرف -

آپکا ادني خادم - جان محمد

حضرت مولانا - السلام علیکم - ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہسکتے کہ وہ مصلح و معلم جرائد اسلامي جنکو آج ہم اپني جان و مال سے بھي زیادہ عزیز رکھتے ہیں ' حکام کے جبر و تشدد سے ان شاء الله کچھہ بھي نقصان نہیں اٹھائیں گے ' بلکہ یہ انکي تحریک صداقت کو اور قوي و محکم کریگا - ٣ - اگست کے اندوہناک واقعۂ کانپور سے ابتک کتنے اخبارونکا گلہ گھونٹا جا چکا لیکن پھر اس سے کیا ہوا ؟ کیا مسلمانوں کا جوش سرد ہوگیا ؟

" الہلال " کا ابتک بچ جانا تعجب انگیز تھا اسلیے کہ یہ تو اور بھي ہر ایسے معاملے میں جو گورنمنت اور مسلمانوں کے درمیان غلط فہمي پیدا کرتے ہیں ' آزادانہ ' مگر از روے مذہب ' نکتہ چیني کرتا تھا - تاکہ گورنمنت اور رعایا کي کشیدگي اندر ہي اندر نشو و نما پا کر خطرناک نہ ہونے پائے - ہاں یہ ضرور تھا کہ اس امر سے بعض حکام کے جور و ظلم البتہ آشکارا ہو جاتے تھے - با ایں ہمہ " الہلال " سے دو ہزار کي ضمانت طلب کي گئي ہے - یہ ضمانت " الہلال " سے نہیں بلکہ مسلمانان ہندوستان سے لي گئي ہے -

دو ہزار روپیہ کي کیا حقیقت ؟ اگر دس دس ہزار کي بھي ضمانت لي جاتي تو قوم اپني جان بیچکر گورنمنت کے خزانے میں داخل کر دیتي - گو مسلمان مفلس ' غریب اور فاقہ مست ہیں مگر اسلام کي محبت سے ابتک انکے دل خالي نہیں اور اپني جان تک اسپر سے نثار و قربان کر دینے کیلیے سر بکف ہیں ' میں

یہ حقیر رقم الہلال ضمانت فنڈ کے لئے بذریعہ مني آڈر ارسال خدمت کرتا ہوں - امید ہے کہ انجناب اس حقیر و ناچیز ہدیہ کو قبول فرمالینگے -

خـــادم المسلمـــیـــن
خواجہ سید منظور احمد - آرہ

بحضرت مولانا المکرم ' ذي المجد و الکرم -

الہلال کے خبر ضمانت اور اسکے ٢٧ - اگست کے نمبر ٩ کي ضبطي نے قارئین الہلال کے نہیں ' بلکہ عموماً مسلمانان ہندوستان کے دل ہلا دیے - یہ ایک استبداد عظیم ہے جو مسلمانان ہند کو احاطہ کیے ہوے ہے ' تحریري آزادي سلب ہونیکو ہے - آزادي تقریر کا جنازہ اٹھہ چکا - تعجب نہیں آگے چلکر مسلم ہستي یہ کہا جاے کہ " وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب - الہلال کي نور افشاني ماخوذ ہے انوار قرآنیہ سے - جب تک قرآن دل و زبان پر ہے آجکل کي عدالت میں الہلال کیا اہل قرآن ہونا ہي بڑا نا قابل عفو جرم ہوگا - کیوں نہیں قرآن کریم کا ہمسے مطالبہ کیا جاتا کہ حق و باطل متصادم ہوں اور ان دونوں میں سے کوئي ایک ہستي باقي رہجاے ' اور تنازع بقا کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے منفصل ہو جاے - خدا آپ کے ارادونمیں برکت عنایت فرما ئے ' اور اشاعۃ حق کے ارادہ میں جس قدر مانع و مزاحم ہیں انکو دور فرما کر اس دور استبداد میں ان الباطل کان زہوقا کي تفسیر دکھلا دے - مجروحین کانپور کي اعانہ کے لیے بھي چندہ فراہم کر رہا ہوں عنقریب مرسل خدمت ہوگا -

محمد سعد الله - کرت پور ' بجنور

حضرت من دامت برکاتہم -

الہلال قومي اور مذہبي رسالہ ہے اوسکي ضمانت کا واقعہ اسلام کي ضمانت کا مسئلہ ہے جس پر تمام مسلمانوں کو پوري توجہ کرني چاہیے ورنہ کیا عجب ہے کہ اسطرح احساس مذہبي ہي معدوم کر دیا جاے -

ضمانت فنڈ میں في الحال (٥ - روپیہ) بذریعہ مني آڈر روانہ کرتا ہوں جو میرے لیے موجب برکت ہوگا -

حافظ حقیقي سے یہي دعا ہے کہ وہ حضرت کو اپني حفاظت میں رکھے اور اوسکي نصرت ہمیشہ حضرت کي رفیق رہے ' آمین ثم آمین . خادم - خریدار نمبر (١٩٢٥)

اشتہار

میرے کا سرمہ

میں خاص - عام کے فائدہ کي خاطر اپنا تمام عمر کا نتیجہ پیش کرتي ہوں جس سے ہمارے ملک کے لوگ صحت چشم حاصل کرکے میرے حق میں دعا کو رہیں - امراض چشم مفصلہ ذیل کا میں اس مجرب سرمہ کے ذریعہ شرطیہ علاج کرتي ہوں - وہ مریض جنکي آنکھیں بہت کمزور - پاني کا جاري رہنا - دھند - غبار - کمزوري بصارت - تاریکي چشم - جالا پرنال - جہور - سرخي - ابتدائي موتیا بند - ناخونہ - خارشت وغیرہ سے عاجز آگئے ہیں - چند روز کے استعمال سے شرطیہ فائدہ ہوگا - اور عینک کے استعمال کي حاجت نہیں رہیگي - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کیلئے یہ یکساں فائدہ کرتا ہے - قیمت سرمہ سیاہ في ڈرام ١ - روپیہ ٨ - آنہ - اور سفید في ڈرام ٢ روپیہ - اسکے علاوہ دیگر امراض سخت و شدید کا بھي میں اپنے خاص اصولوں پر علاج کرتي ہوں - کوئي صاحب مجھہ سے علاج کے خواستگار ہوں تو ہر ایک طرح کي علامات بیماري معہ تفصیلي حالات لکھیں -

المشتہر
لم - میوي گریس مڈ والف - بنگلہ ڈاکٹر سندھو کوہ مصوري -

شہداء کانپور اعلی اللہ مقامہم

بخدمت جمیع محررین جرائد اسلامیہ و بزرگان ملت

واقعات حادثۂ ہائلہ کانپور پر میں نے غور کیا ہے' اوس بنا پر میں بلا خوف تردید کہ سکتا ہوں کہ ہمارے بزرگان قوم نے اسوقت تک بجز پیروی مقدمہ کے کوئی سبیل ایسی نہیں نکالی' نہ کوئی ایسی راے قایم کی ہے' جسکے ذریعہ موجودہ ما خوذین کانپور اور مغفور شہداے کانپور کی بیواؤں اور یتیموں اور پس ماندگان کے گذارہ کی صورت دائمی طور پر ہو سکے' اوسوقت تک کہ اونمیں کے چند نفوس اپنی مدد آپ کرنیکے قابل ہوجائیں یا اپنے پیروں پر آپ کھڑے ہو سکیں -

جو چندہ کہ ابتک وصول کیا جا رہا ہے اور آیندہ وصول کیا جائیگا ' اوسکی نسبت میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ صرف مقدمہ اور صرفۂ وفد ولایت کے لیے ہے - لیکن کسی صاحب نے اسوقت تک اس معاملہ میں کہ (آیندہ مجروحین اور شہدا کے ورثا کا کیا حشر ہوگا ؟) کوئی تجویز پیش نہیں کی میرے خیال میں یا تو موجودہ چندہ مسجد مچھلی بازار کانپور میں سے ایک مستقل رقم تجارت میں لگا کر اسکا حافظ احمد اللہ صاحب ' محمد ہاشم صاحب اینڈ سنس تاجران کانپور کو منیجر مقرر کر دیا جاے کہ اوسکے منافع سے بیوگان و یتیمان کانپور کی اخیر وقت تک (جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں) خبر گیری ہوتی رہے - اور یا جو اور تجویز سب صاحبوں کے نزدیک مناسب ہو عمل میں لائی جاوے - اگر اسوقت اسطرف توجہ نہوئی تو آیندہ بعد برآمدگی نتیجہ مقدمات عجب نہیں کہ ان مصیبت زدوں کی حالت نہایت نازک ہو جاے - تمام جرائد اسلامیہ سے امید ہے کہ میری اس تحریک کو اپنے اپنے جرائد میں درج فرما کر بتائینگے کہ ورثا و پس ماندگان شہداے کانپور کا آیندہ مستقبل کیا ہوگا ؟

محمد علی' افسوس' دہلی -

حادثۂ فاجعۂ کانپور

حادثۂ کانپور کے معصوم زخمی ! !

ایک آٹھ برس کی لڑکی' جسکا سادہ چھروں سے زخمی ہوگیا تھا !

زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

فہرست زر اعانۂ مصیبت زدگان کانپور معرفت جناب احمد حسین صاحب ڈرافس مین' دفتر لا سالامتی ریلوے' پونا - بہ تفصیل ذیل :

جناب احمد حسین ڈرفس مین ۴ روپیہ - جناب امرسنگہ صاحب ٹھیکیدار ۱ روپیہ - جناب مرزا صاحب ۸ آنہ - جناب جعفر صاحب ۱ روپیہ جناب مرزا احمد علی بیگ صاحب ۱ روپیہ - جناب علی بہائی صاحب ۴ آنہ - جناب گلزار خان صاحب ۴ آنہ - جناب عالم علیخاں صاحب ۱ روپیہ - جناب محمد خاں صاحب ۵ روپیہ - جناب احمد علی ٹکٹ کلکٹر جی - آئی - پی ریلوے ۱ روپیہ - جناب حاجی عبد الرحمن صاحب ۱ روپیۃ جناب احمد صاحب ۴ آنہ جناب امیر صاحب عطار ۸ آنہ جناب فتح محمد صاحب ۱ آنہ - جناب عبد الرحمن صاحب ۲ آنہ جناب شیخ محمد رب صاحب ۱ آنہ - جناب مصطفی صاحب ۱ آنہ - جناب امیر صاحب ۱ آنہ جناب راجو صاحب ۱ آنہ جناب عثمان صاحب بٹری والے ۸ آنہ جناب مقبول صاحب کیرج اکزامنر ۸ آنہ - جناب عبد الرزاق صاحب ہیڈ سگنلر ۱ روپیہ -

جناب اقدس بعد سلام علیکم کے عرض پرداز ہوں کہ مسلمانان شہر اودے پور سے جو چندہ پس ماندگان شہداے کانپور کیلیے ابتک وصول ہوا اوس میں سے ایکصد روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کیا جاتا ہے فہرست چندہ دہندگان بعوض اساعت عقب سے روانہ خدمت کیجاویگی -

یہ چندہ ممبران مسلم کلب اودے پور کے اور خصوصا سیکرٹری صاحب کلب منڈ کور کی سعی سے ہوا ہے - اور کوشش جاری ہے -

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے منگا لیجیے -

اعلان

ضرورت

ایک نوجوان گریجوایٹ جو معزز خاندان سے ہیں اور معقول آمدنی رکھتے ہیں - اپنی شادی کی خاطر کسی شریف خاندان سے خط و کتابت کرنا چاہتے ہیں - خط و کتابت بنام عام معرفت الہلال -

جذاب احمد حسین صاحب هیڈ راقسمیں			
دهند - پونا	-	-	١٩
بکوشش رسعی منتظمین مسلم کلب اردیپور ر بذریعه جناب			
شیخ ولی محمد صاحب ٗرد اور اردے پور			
میراز	-	-	١٠٠
مسلمانان غیور موضع بین ضلع پٹنه			
بذریعه احمد رضا صاحب	-	-	١٥
جناب محمد یعقوب صاحب - جمولی مونگیر	-	-	٣٥
جناب حافظ دوست محمد صاحب			
پیش امام - سورتي مسجد - نگیان بازار	-	٩	١٠
جناب اکبر خانصاحب - موضع حسیانه			
لالہ پور	-	-	٣
جناب مولوي قطب الدین صاحب	-	-	٧
ایک بزرگ جو نام ظاهر کرنا نهیں چاهتے			
(کلکته)	-	-	٢

زر اعانۀ مهاجرین عثمانیه

جناب محمد اسمعیل صاحب راج محل	-	-	١
جناب غلام حیدر صاحب - محله سید نگریاں			
گوجرا نواله	-	٨	٧
جناب حکیم محمد عبد المجید صاحب -			
روڑي - جالندهر	-	-	١
بذریعه جناب مبارک حسین صاحب - کلکته	-	-	٢٥

جناب من ! چار پانچ ماه قبل سے براے امداد ترکي رمصیبت زدگان جنگ بلقان کچهه چنده جمع هوکر پڑاتها - لیکن چند رجوه مانع ارسال تهے - کل مبلغ ١٢٥ روپیه روانه خدمت هے

یهاں اسلام براے نام هے - بڑے جد و جهد کي یه رقم نتیجه هے .

ش - ع - ر - بهاري مقیم دهبي ٗ بلوچستان

(تفصیل ١٢٥ -)

جناب میر بلوچ خانصاحب ڈرمکي	-	-	١٠
جناب میر تاج محمد خانصاحب ڈرمکي متعلم	-	-	٣٧
جناب محمد رحب صاحب	-	٨	-
جناب سبهاگه گوله صاحب	-	١	٣
جناب بشیکه صاحب	٦	-	-
مسمات سهیفي بیوه	-	٢	-
مسمات بختاور بیوه	-	٢	-
جناب الله رایه گوله	-	٢	-
جناب ضمیر صاحب گوله	-	١	-
جناب بگوحت صاحب	-	٢	-
جناب مزار صاحب نجار	-	٨	-
جناب محمد شریف صاحب زرگر	-	-	٢
جناب شیر محمد	-	-	٢
جناب فلو صاحب	-	٣	١
جناب محمد شفیع صاحب	-	-	١
جناب گوزا صاحب	-	-	١
جناب مراد خانصاحب ڈمکی	-	٨	-
مسماۃ مرادن بیوه	-	٢	-
جناب الهي بخش صاحب	-	-	٢
جناب دهنی بخش صاحب	-	-	٣
جناب محمد عظیم وحاجی زرگر	-	-	١
جناب ارباب دایه	-	-	١
جناب سید حسن شاه شمس صاحب	-	٩	٢
جناب عبد الحکیم صاحب	-	-	١
جناب کلاقي صاحب	-	١٣	-
جناب بهنمرز	-	٢	-
جناب کابر صاحب	-	٢	-
جناب زربهر صاحب	-	٢	-
جناب میر مهر الله خاں صاحب	-	-	١
جناب حیدراني صاحب	-	٨	-
جناب ملاقالم الدین صاحب	-	-	١
جناب موسیٰ خاں صاحب	-	٨	-
جناب فقیر گل شاه	-	-	١
جناب پیر بخش صاحب	-	٢	-
آچرو رند میراسي	-	٨	-
باجهي درتا صاحب	-	٨	-
جناب اله بخش صاحب	-	٨	-
جناب اله دتا صاحب	-	٨	-
جناب عبد الغفور صاحب	-	-	٢
جناب مرزاخانصاحب	-	٢	-
جناب صالم محمد صاحب	-	٦	-
مسمات حلیما	-	-	١
جناب نالب نود هاں صاحب	-	-	٣
جناب شیخ محمد صاحب	-	-	٢
جناب [illegible] خانصاحب	-	-	١
جناب سهر صاحب	-	-	١
جناب دوست محمد صاحب	-	-	٥
جناب راجد بخش صاحب	-	٨	-
جناب سفر صاحب	-	-	١
جناب پاندهي صاحب	-	٨	-
جناب حامد صاحب	-	-	-
جناب حاجی صاحب	٦	٣	-
جناب سالنداد صاحب	-	٢	٦
جناب قاضي عبد الحق صاحب	-	١٠	٢
جناب عمر صاحب	-	-	١
جناب ملا تاج الدین	-	-	١
جناب بري صاحب	-	٨	-
جناب دیگر تجار صاحب	-	٨	١
جناب عبد الرحیم	-	-	١
جناب حمزه خانصاحب	-	-	١
مسمات عزي بیوه	-	٢	-
جناب سلطان صاحب	-	٨	-
جناب گلزاي صاحب	-	٣	٢
جناب کپس خرات صاحب	-	-	١
جناب سر براه تمندر صاحب	-	-	١٨
جناب گوسف خیرات	-	٣	-
جناب محمد صاحب	-	-	١
جناب نوداني صاحب	-	٣	١
جناب ولي محمد صاحب	-	٢	-
جناب امام بخش صاحب	-	٢	-